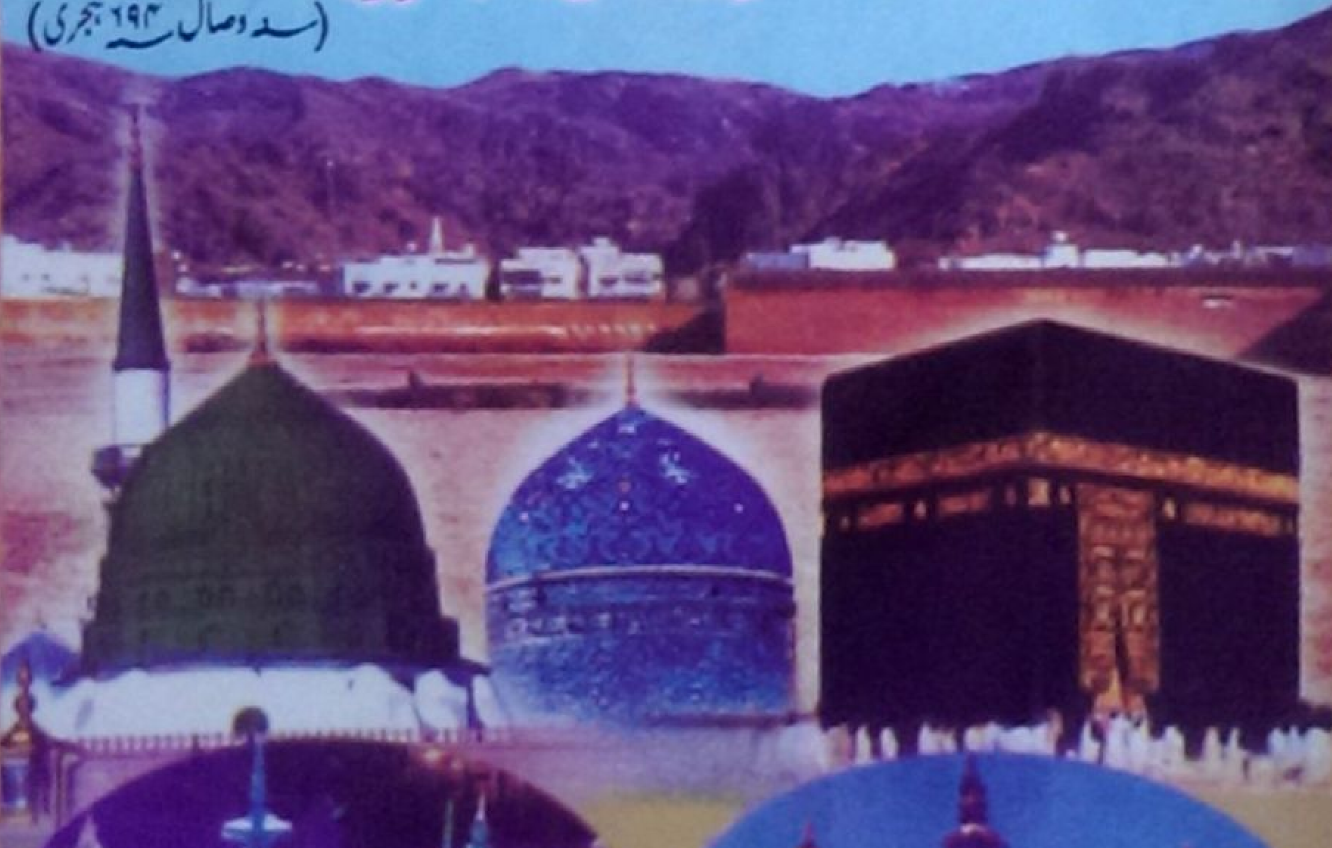
قصیدہ بردہ شریف

امام علامہ محمد شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ
(سنہ وصال سنہ ۶۹۴ ہجری)



سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْأَ الدُّنْيَا وَمِلْأَ الْاٰخِرَةِ

وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْأَ الدُّنْيَا وَمِلْأَ الْاٰخِرَةِ وَارْحَمْ

سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا مِلْأَ الدُّنْيَا وَمِلْأَ الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ

يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا جَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ يَا اَمَانَ الْخَائِفِيْنَ

يَا عِمَادَ مَنْ لَّا عِمَادَ لَهٗ يَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ يَا ذُخْرَ مَنْ لَا

ذُخْرَ لَهٗ يَا حِرْزَ الضُّعَفَاءِ يَا كَنْزَ الْفُقَرَآءِ يَا عَظِيْمَ الرَّجَاءِ

يَا مُنْقِذَ الْهَلْكٰى يَا مُنْجِيَ الْغَرْقٰى يَا مُحْسِنُ يَا مُجْمِلُ

يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ يَا مُنِيْرُ اَنْتَ
الَّذِىْ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَضَوْءُ النَّهَارِ وَ
شُعَاعُ الشَّمْسِ وَحَفِيْفُ الشَّجَرِ وَدَوِيُّ الْمَاءِ وَنُوْرُ
الْقَمَرِ يَا اَللّٰهُ اَنْتَ اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَكَ اَسْئَلُكَ
اَنْ تُصَلِّىَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلٰى
اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ وَاَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ
الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضْلَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ
اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهٗ وَاَفْلِجْ حُجَّتَهٗ وَاَبْلِغْهُ
مَامُوْلَهٗ فِىْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَاُمَّتِهٖ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُنْشِی الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٖ
ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی الْمُخْتَارِ فِی الْقِدَمِ

تمام تعریفیں اس خالق و رب کائنات کیلیۓ جس نے تمام مخلوق پیدا فرمائی پھر (بے حد وحساب) درود ہوں اس ذات ستودہ صفات پر جنہیں مالک حقیقی عزوجل شروع ہی سے چن لیا۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اے میرے مولا! اپنے محبوب کریم تمام مخلوق سے افضل و بہتر ہے ہمیشہ خوب درود و سلام نازل فرما۔

مکمل قصیدہ بُردَہ شریف

(پہلی فصل) عشق و محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

1 اَمِنْ تَذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِيْ سَلَمٖ
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰى مِنْ مُّقْلَةٍ بِدَمٖ

کیا مقام ذی سلم کے پڑوسیوں (رہنے والوں) کی یاد میں تم خون کے آنسو رو رہے ہو؟

---

2 اَمْ هَبَّتِ الرِّيْحُ مِنْ تِلْقَآءِ كَاظِمَةٍ
وَاَوْمَضَ الْبَرْقُ فِي الظَّلْمَآءِ مِنْ اِضَمٖ

(یا تمہارے خون آلود آنسوؤں کا سبب) مقامِ کاظمہ کی جانب سے چلنے والی ہوا ہے یا کوہِ اضم (پہاڑ) کی طرف سے چمکنے والی بجلی ہے۔

---

3 فَمَا لِعَيْنَيْكَ اِنْ قُلْتَ اكْفُفَا هَمَتَا
وَمَا لِقَلْبِكَ اِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ يَهِمٖ

تمہاری آنکھوں کو کیا ہوگیا ہے کہ باوجود روکنے کے (مسلسل خون کے) آنسو بہائے چلی جارہی ہیں اور تمہارے دل کو کیا ہوگیا ہے کہ باوجود سنبھالنے کے اور زیادہ مضطرب و بے خود ہوئے جارہا ہے۔

4 اَيَحْسَبُ الصَّبُّ اَنَّ الْحُبَّ مُنْكَتِمٌ
مَّا بَيْنَ مُنْسَجِمٍ مِّنْهُ وَمُضْطَرِمٍ

کیا عاشق یہ گمان کرتا ہے کہ چشم اشکبار اور قلب بے قرار کے باوجود، راز محبت پوشیدہ رہ جائے گا؟

---

5 لَوْلَا الْهَوٰى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰى طَلَلٍ
وَّلَا اَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

اگر تمھیں محبت نہ ہوتی تو تم کھنڈرات پر آنسو نہ بہاتے اور نہ ہی بان (درخت) اور پہاڑ کو یاد کر کے راتوں کو جاگتے۔

---

6 فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ
بِهٖ عَلَيْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

تم محبت کا کیسے انکار کر سکتے ہو جبکہ تمہاری اشکباری اور قلب کی بیماری تمہارے خلاف معتبر گواہ ہے۔

(7) وَاَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّيْ عَبْرَةٍ وَّضَنًى
مِّثْلَ الْبَهَارِ عَلٰى خَدَّيْكَ وَالْعَنَمِ

دردِ محبت نے تمہارے رخساروں پر اشکباری اور لاغری کے دو نشان ایسے قائم کر دیے ہیں جو گل بہار کی طرح زرد اور شاخ عنم (عنم نامی درخت کی شاخ) کی طرح سرخ ہیں۔

---

(8) نَعَمْ سَرٰى طَيْفُ مَنْ اَهْوٰى فَاَرَّقَنِيْ
وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمِ

ہاں محبوب کے خیال نے مجھے رات بھر جگائے رکھا اور واقعی محبت، لذتوں کو تکلیف دہ بنا دیتی ہے۔

---

(9) يَا لَائِمِيْ فِي الْهَوٰى الْعُذْرِيِّ مَعْذِرَةً
مِّنِّيْ اِلَيْكَ وَلَوْ اَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

میری پاکیزہ اور پُر خلوص محبت پر ملامت کرنے والے/ مجھے معاف رکھ اگر تو انصاف کرے تو مجھے کبھی ملامت نہ کرے۔

(10) عَدَتْكَ حَالِیْ لَا سِرِّیْ بِمُسْتَتِرٍ
عَنِ الْوُشَاۃِ وَلَا دَائِیْ بِمُنْحَسِمِ

میرا حال دل تم پر آشکارہ ہے میرا راز محبت چغلخوروں سے مخفی ہے نہ میرا مرض عشق ختم ہونے والا ہے۔

---

(11) مَحَضْتَنِی النُّصْحَ لٰکِنْ لَّسْتُ اَسْمَعُہٗ
اِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِیْ صَمَمِ

تم نے تو مجھے پُر خلوص نصیحت کی ہے لیکن میں کب سُنتا ہوں کیونکہ سچا عاشق ملامت گروں کی طرف سے بہرا ہوتا ہے۔

---

(12) اِنِّیْ اتَّھَمْتُ نَصِیْحَ الشَّیْبِ فِیْ عَذَلٍ
وَالشَّیْبُ اَبْعَدُ فِیْ نُصْحٍ عَنِ التُّھَمِ

میں نے ملامت کرنے پر بڑھاپے (بڑی عمر) کی نصیحت کو مورد الزام ٹھہرایا حالانکہ بڑھاپا نصیحت کرنے میں تہمت سے کہیں دور ہے۔

(دوسری فصل)

خواہش نفسانی کی مذمت

(13) فَاِنَّ اَمَّارَتِیْ بِالسُّوْٓءِ مَا اتَّعَظَتْ
مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِيْرِ الشَّيْبِ وَالْهَرَمِ

میرے نفس امّارہ (برائی کا حکم دینے والا نفس) نے اپنی نادانی کی وجہ سے ڈرانے والے بڑھاپے اور پیرانہ سالی کی نصیحت نہیں مانی۔

---

(14) وَلَا اَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِيْلِ قِرٰى
ضَيْفٍ اَلَمَّ بِرَاْسِيْ غَيْرَ مُحْتَشِمِ

اور میں اس مہمان (بڑھاپے) کی مہمان نوازی میں نیک اعمال کبھی پیش نہ کرسکا جو میرے سر پر پوری بے تکلفی سے اُتر آیا ہے۔

---

(15) لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنِّيْ مَا اُوَقِّرُهٗ
كَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِيْ مِنْهُ بِالْكَتَمِ

اگر مجھے معلوم ہوتا کہ اس (بڑھاپے) کی تعظیم وتوقیر نہیں کرسکوں گا تو بڑھاپے کے اس راز کے آتے ہی میں خضابِ وسم سے چھپالیتا۔

(16) مَنْ لِیْ بِرَدِّ جِمَاحٍ مِّنْ غَوَایَتِهَا
كَمَا یُرَدُّ جِمَاحُ الْخَیْلِ بِاللُّجُمِ

کون ہے جو میرے سرکش نفس کو اس کی سرکشی و گمراہی سے روکے جیسے گھوڑے کی سرکشی کو لگاموں سے روکا جاتا ہے۔

---

(17) فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِیْ كَسْرَ شَهْوَتِهَا
اِنَّ الطَّعَامَ یُقَوِّیْ شَهْوَةَ النَّهِمِ

نفس کی خواہشات کو گناہوں کے ذریعے ختم کرنے کا ارادہ نہ کیجئے کیونکہ کھانا، بسیار خور (پیٹو) کی بھوک (حرص) اور بڑھا دیتا ہے۔

---

(18) وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ اِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلٰی
حُبِّ الرَّضَاعِ وَاِنْ تَفْطِمْهُ یَنْفَطِمِ

نفس شیر خوار (دودھ پیتے) بچے کی طرح ہے اگر اسے نہ روکو (چھوڑ دو) تو اس شیر خواری کے شوق میں جوان ہو گا اور اگر دودھ چھڑا دو گے تو چھوڑ دے گا۔

(19) فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ اَنْ تُوَلِّيَهٗ
اِنَّ الْهَوٰی مَا تَوَلّٰی یُصْمِ اَوْ یَصِمِ

خواہشات نفس کو سختی سے روک کر رکھو اور اسے اپنے اوپر غالب نہ کرو کیونکہ خواہش نفس غالب ہو کر ہلاک کر دیتی ہے یا داغدار و بے کار کر دیتی ہے۔

---

(20) وَرَاعِهَا وَهِیَ فِی الْاَعْمَالِ سَائِمَۃٌ
وَاِنْ هِیَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰی فَلَا تُسِمِ

جب نفس اعمال خیر میں لگا ہو تو اس کی کڑی نگرانی کرتے رہو اور اگر وہ اس (اعمال کی) چراگاہ میں نفسانی لذّت محسوس کرے تو اُسے فوراً روک دو۔

---

(21) کَمْ حَسَّنَتْ لَذَّۃً لِّلْمَرْءِ قَاتِلَۃً
مِّنْ حَیْثُ لَمْ یَدْرِ اَنَّ السُّمَّ فِی الدَّسَمِ

نفس کتنی ہی مہلک چیزوں کو لذیذ و خوشنما بنا کر پیش کرتا ہے آدمی محسوس ہی نہیں کر پاتا کہ اس مرغن (لذیذ غذا) میں زہر ملا ہے۔

(22) وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوْعٍ وَّمِنْ شِبَعٍ
فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِّنَ التُّخَمِ

تم نفس کی خفیہ سازشوں بھوک اور شکم سیری سے بچو کیونکہ بسا اوقات شدید بھوک بدہضمی سے زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔

---

(23) وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِامْتَلَاَتْ
مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

گناہوں سے بھرپور آنکھ سے بکثرت آنسو بہاؤ اور شرمساری وندامت کے ساتھ توبہ پر قائم رہو۔

---

(24) وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا
وَاِنْ هُمَا مَحَضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

اور تم نفس وشیطان کی مخالفت کرو اگر چہ وہ تمہارے کتنے ہی خیر خواہ بنیں انہیں غلط ہی سمجھو۔

(25) وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَلَا حَكَمًا
فَاَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

تم نفس وشیطان کی کسی صورت نہ مانو خواہ وہ دونوں تیرے دشمن ہوں یا خیر خواہ بنیں کیونکہ تم ایسے دشمن اور خیر خواہ کے فریب سے خوب واقف ہو۔

---

(26) اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ
لَقَدْ نَسَبْتُ بِهٖ نَسْلًا لِذِیْ عُقُمٖ

میں بارگاہ الٰہی میں کردار سے خالی گفتار پر (یعنی ایسی باتیں کرنے پر میں خود عمل پیرا نہیں ہوں) معافی کا طلب گار ہوں یہ میرا بانجھ عورت کو صاحبِ اولاد کہنے کی طرح ہے (یعنی غلط ہے)۔

---

(27) اَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لٰكِنْ مَا ائْتَمَرْتُ بِهٖ
وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِیْ لَكَ اسْتَقِمِ

میں نے تمہیں تو نیکی کی دعوت دی مگر خود اس پر عمل پیرا نہ ہوا یونہی خود استقامت حاصل نہ کرنے کے باوجود تمہیں استقامت کا حکم دینے میں پُر اثر کیسے ہو سکتا ہوں۔

(28) وَلَاتَـزَوَّدْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً
وَلَمْ اُصَلِّ سِوٰى فَرْضٍ وَّلَمْ اَصُمِ

افسوس موت سے پہلے میں فرض نمازوں اور روزوں کے علاوہ نفلی عبادات کا کوئی زادِراہ تیار نہ کرسکا۔

تیسری فصل

نبی مختار کی مدح سرائی

(29) ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ اَحْيَ الظَّلَامَ اِلٰی
اَنِ اشْتَكَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَّرَمِ

میں نے اس رحمت کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ کو ترک کیا جنہوں نے (عبادات وریاضت الٰہیہ میں) رات کو یہاں تک زندہ رکھا کہ آپکے قدمین شریفین سوجن کی وجہ سے علیل ہوگئے۔

---

(30) وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ اَحْشَآءَهٗ وَطَوٰی
تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُّتْرَفَ الْاَدَمِ

اور اس ذاتِ مالک ومختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھوک کے پیش نظر اپنے شکم اطہر کو باندھا اور نرم ونازک (نازپروردہ) پہلوؤں پر پتھر باندھے۔

(31) وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ
عَنْ نَفْسِهٖ فَاَرَاهَا اَيَّمَا شَمَمِ

سونے کے پہاڑوں نے حبیب الودود صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنی طرف راغب کرنا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بے مثال بلند ہمتی اور کمال استغناء کا مظاہرہ فرمایا۔

---

(32) وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ اَحْشَآءَهٗ وَطَوٰى
تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُّتْرَفَ الْاَدَمِ

شدید احتیاج نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زہد و بے رغبتی کو مزید مستحکم کر دیا یقیناً ضرورتیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عصمت (عفت مآبی) پر غالب نہیں آسکتیں۔

---

(33) وَكَيْفَ تَدْعُوْ اِلَى الدُّنْيَا ضَرُوْرَةُ مَنْ
لَوْلَاهُ لَمْ تُخْرَجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

ضروریات (دنیاوی حاجات) اس ذات والا صفات کو دنیا کی طرف کیسے مائل کر سکتی ہیں جس ذات مقدسہ کی وجہ سے دنیا پردہ عدم سے معرض وجود میں آئی ہے۔

(34) مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

(ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دنیا وآخرت انسان وجنّات، عرب وعجم سب کے آقا ومولا ہیں۔

---

(35) نَبِيُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِيْ فَلَا اَحَدٌ
اَبَرَّ فِيْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیکی کی دعوت دینے والے اور برائی سے منع کرنے والے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر بات کا کوئی سچا نہیں نہ ''ہاں'' کہنے میں اور نہ ''نہیں'' کہنے میں۔

---

(36) هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

آپ وہ محبوب ربّ اکبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کہ آنے والی مصیبت کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت وسفارش کی امید کی جا سکتی ہے۔

مَوْلاىَ صَلِّى وَ سَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا

عَلى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

Mawlāya ṣalli wa sallim dā'iman abadan

'Alā ḥabī -bika Khayril Khulqi kullihimi

Oh my lord! Send infinite peace and blessings upon

Your Beloved, the best of all creation

مُحَمَّدٌ أَشْرَفُ الْأَعْرابِ وَالْعَجَمِ

مُحَمَّدٌ خَيْـرُ مَنْ يَمْشِيْ عَلَى قَـدَمِ

Muhammadun Ashraful A'rābi wal Ajami

Muhammadun Khayru mun yamshī 'alā qadami

Muhammad – noblest of the Arabs and the non-Arabs

Muhammad – best of all those who walk upon two feet

مُحَمّدٌ باسِطُ الْمَعْرُوْفِ جامِعُهُ

مُحَمّدٌ صاحِبُ الْإحْسانِ وَالْكَرَمِ

Muhammadun Bāsitul Ma'rūfi jāmi'uhū

Muhammadun Ṣāhibul iḥsāni wal karami

Muhammad – most expansive giver of all good things

Muhammad – the master of excellence and generosity

مُحَمّدٌ تاجُ رُسْلِ اللهِ قاطِبَةً

مُحَمّدٌ صادِقُ ٱلأَقْوالِ وَ الْكَلِمِ

Muhammadun Tāju Ruslillāhi qāṭibatan

Muhammadun Ṣādiqul Aqwāli wal kalimi

Muhammad – crown of the Messengers of God, without exception

Muhammad – in speech and word the one most true

مُحَمَّدٌ ثابِتُ الْمِيْثَاقِ حافِظُهُ

مُحَمَّدٌ طَيِّبُ الأَخْلاقِ وَالشِّيَمِ

Muhammadun Thābitul mīthāqi ḥāfizuhū

Muhammadun Tayyibul akhlāqi wash-shiyami

Muhammad – utterly reliable in keeping truths

Muhammad – whose character and qualities are excellent indeed

مُحَمَّدٌ رُوِيَت بِالنُّوْرِ طِيْنَتُهُ

مُحَمَّدٌ لَمْ يَزَلْ نُوْراً مِنَ الْقِدَمِ

Muhammadun Ruwiyat bin nūri ṭīnatuhū

Muhammadun lam yazal nūran minal qidami

Muhammad – his substance watered by light

Muhammad – a light still shining from before eternity

مُحَمّدٌ حاكِمٌ بِالْعَدْلِ ذُوْ شَرَفٍ

مُحَمَّـــدٌ مَعْدِنُ الْأِنْعامِ وَالْحِكَـــمِ

Muhammadun ḥākimun bil ‘Adli zū Sharafin

Muhammadun Ma’dinul in’āmi wal ḥikami

Muhammad – fair and wise in judgement, the noble one

Muhammad – source of kindness and wisdom

مُحَمَّـــدٌ خَيْرُ خَلْقِ اللهِ مِنْ مُضَـــرٍ

مُحَمَّـــدٌ خَيْرُ رُسْـــلِ اللهِ كُلِّهِـــمِ

Muhammadun Khayru Khalqillāhi min Muḍari

Muhammadun Khayru Ruslillāhi kullihimi

Muhammad – finest of God’s creation, who came from Mudar

Muhammad – of all God’s Messengers the best

مُحَمَّــدٌ دِيْنُهُ حَـقٌّ نَدِيْـنُ بِـه
مُحَمَّــدٌ مُجْمِـلاً حَقّاً عَلَى عَلَـمِ

Muhammadun dīnuhū ḥaqqun nadīnu bihī
Muhammadun mujmilan ḥaqqan ʻalā ʻalami

Muhammad – his creed is true, by it we profess our faith
Muhammad – eminent, the embodiment of truth

مُحَمَّــدٌ ذِكْـرُهُ رَوْحٌ لِّأَنْفُسِنَــا
مُحَمَّــدٌ شُكْرُهُ فَـرْضٌ عَلَى الْأُمَـمِ

Muhammadun zikruhū rawḥun li anfusinā
Muhammadun shukruhū farḍun ʻalal umami

Muhammad – to mention him brings refreshment to our souls
Muhammad – praising him is a duty upon all peoples

مُحَمَّــدٌ زِيْنَةُ الدُّنْيا وَبَهْجَتُهــا

مُحَمَّــدٌ كَاشِــفُ الْغُمَّاتِ وَالْظُلَمِ

Muhammadun zīnatud dunyā wa bahjatuhā

Muhammadun kāshiful ghammāti waz Ẓulami

Muhammad – the beauty of the world and its splendour

Muhammad – who lifts the veils of darkness and distress

مُحَمَّــدٌ سَيِّــدٌ طابَتْ مَناقِبُــهُ

مُحَمَّــدٌ صاغَهُ الرَّحْمَــنُ بِالنِّعَــمِ

Muhammadun Sayyidun ṭābat manāqibuhū

Muhammadun Ṣāghahur Raḥmānu bin ni'ami

Muhammad – a master, whose virtues bring delight

Muhammad – the Most Merciful fashioned him from grace

مُحَمَّـــدٌ صَفْـوَةُ الْبَارِيْ وَخِيْرَتُـهُ

مُحَمَّـــدٌ طاهِــرٌ مِنْ سائِرِ التُّهَـمِ

Muhammadun Ṣafwatul Bārī wa khīratuhū

Muhammadun ṭāhirun min sā'irit-tuhami

Muhammad – the flower of the Creator, and His elect

Muhammad — pure beyond all suspicion

مُحَمَّـــدٌ ضاحِـكٌ لِلضَّيْفِ مُكْرِمُـه

مُحَمَّـــدٌ جـــارُهُ وَاللهِ لَمْ يُضَـمِ

Muhammadun ḍāḥikun lid ḍayfi mukrimuhū

Muhammadun jāruhū wallahi lam yuḍami

Muhammad – smiling and cheerful to his guest to honour him

Muhammad – by God, no neighbour of his was ever wronged!

مُحَمَّـــدٌ طابَـتِ الدُّنْيـا بِبِعْثَتِـهِ

مُحَمَّـــدٌ جَـاءَ بِالْآيَـاتِ وَالْحِكَـــمِ

Muhammadun ṭābatid dunyā bi bi'thatihi

Muhammadun Jā'a bil ayāti wal hikami

Muhammad – this world was made delightful by his being sent

Muhammad – he came with signs and with wisdom

مُحَمَّـــدٌ يَـوْمَ بَعْثِ النَّـاسِ شَافِعُنَـا

مُحَمَّـــدٌ نُوْرُهُ الْهَـادِي مِنَ الظُّلَـمِ

Muhammadun yawma ba'thin nāsi Shāfi'unā

Muhammadun Nūruhul hādi minaz Ẓulami

Muhammad – our intercessor on the Day mankind is resurrected

Muhammad – whose light is the guide out of darkness

مُحَمَّــدٌ قائِــمٌ للهِ ذُوْ هِمَــمٍ

مُحَمَّــدٌ خاتَــمٌ لِلرُّسْــلِ كُلِّهِــمِ

Muhammadun qā-imun lillāhi zū himamin

Muhammadun Khātamun lir Rusli kullihimi

Muhammad – dedicated to God, he of the highest aspiration

Muhammad – the Seal of the Messengers, every one of them.



(37) دَعَا اِلَی اللّٰہِ فَالْمُسْتَمْسِکُوْنَ بِہٖ
مُسْتَمْسِکُوْنَ بِحَبْلٍ غَیْرِ مُنْفَصِمٖ

آپ نے اللہ تعالیٰ کی محبت واطاعت کی طرف دعوت دی ہے تو جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دامن تھام لیا انہوں نے ناقابل شکست رسی کو تھام لیا۔

---

(38) فَاقَ النَّبِیّٖنَ فِیْ خَلْقٍ وَّفِیْ خُلُقٍ
وَلَمْ یُدَانُوْہُ فِیْ عِلْمٍ وَّلَا کَرَمٖ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات صورت وسیرت میں تمام انبیاءؑ سے بلند وبرتر ہے اور کوئی بھی علم وکرم میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر نہیں۔

---

(39) وَکُلُّھُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّیَمٖ

تمام انبیاء کرام بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بحرِ بیکراں سے ایک چلّو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارانِ رحمت سے ایک چھینٹے کے طلب گار ہیں۔

(40) وَوَاقِفُوْنَ لَدَیْهِ عِنْدَ حَدِّهِمُ
مِنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْمِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

تمام انبیاءؑ دربار رسالت میں اپنے اپنے مقام پر کھڑے ہیں اور دائرہ نبوت کے مرکز یا کلام الٰہی کے شارح سے علم حاصل فرما رہے ہیں۔

---

(41) فَهُوَ الَّذِیْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهٗ
ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِیْبًا بَارِئُ النَّسَمِ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی وہ ذات ہے جن کا ظاہر وباطن کمالِ معراج کو پہنچا اور خالق کائنات عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوبیت ورسالت کیلئے منتخب فرمایا۔

---

(42) مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِیْكٍ فِیْ مَحَاسِنِهٖ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِیْهِ غَیْرُ مُنْقَسِمِ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محاسن وخوبیوں میں کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شریک وحصہ دار نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جوہر حسن ناقابل تقسیم ہے۔

(43) دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰی فِیْ نَبِیِّهِمْ
وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِیْهِ وَاحْتَكِمْ

عیسائیوں نے اپنے نبی کے بارے میں جو دعوے کئے اسے چھوڑ دو (اس کے علاوہ) حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح سرائی، نعت گوئی میں جو چاہو کہو اور مان لو۔

---

(44) فَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمٍ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدسہ کی طرف جو فضیلت (بلندی و برتری) چاہو منسوب کرو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدر رفیع کے ساتھ جو عظمت چاہو بیان کرو۔

---

(45) فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَیْسَ لَهٗ
حَدٌّ فَیُعْرِبَ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمٍ

کیونکہ سرکار ذی وقار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل وکمالات کی کوئی حد نہیں ہے کہ جسے کوئی انسان کما حقہ اپنی زبان سے بیاں کرسکے۔

(46) لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَهٗ اٰيَاتُہٗ عِظَمًا

اَحْيَ اسْمُہٗ حِيْنَ يُدْعٰى دَارِسَ الرِّمَمِ

اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے طیبہ، عظمتوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرتبے کے مناسب ہوتے تو آپ کا نامِ نامی لیتے ہی بوسیدہ ہڈیوں میں جان پڑ جاتی۔

---

(47) لَمْ يَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْيَى الْعُقُوْلُ بِہٖ

حِرْصًا عَلَيْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَهِمِ

ہم پر شفقت و مہربانی فرماتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں کسی ایسی چیز کی تعلیم نہیں دی جس کے ادراک سے عقلیں عاجز رہ جائیں اس لئے ہم (کسی قسم کے) شک اور وہم میں مبتلا نہیں ہوتے۔

---

(48) اَعْيَ الْوَرٰى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرٰى

لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ مِنْہُ غَيْرُ مُنْفَحِمِ

تمام مخلوقات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی کی حقیقت سمجھنے سے عاجز و قاصر ہے پس ہر کوئی خواہ قریب ہو یا بعید، عاجز و بے بس دکھائی دیتا ہے۔

(49) كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ
صَغِيْرَةً وَّتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ اَمَمِ

جیسے سورج دور سے آنکھوں کو (بظاہر) چھوٹا نظر آتا ہے اور قریب سے دیکھیں تو آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔

---

(50) وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيْقَتَهٗ
قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

غفلت میں سوئے ہوئے لوگ اور خواب وخیال کی دنیا میں مگن لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقت کو دنیا میں کیسے پا سکتے ہیں۔

---

(51) فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ
وَّاَنَّهٗ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

ہمارے علم کی انتہائی حد یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کامل ترین انسان ہیں اور تمام مخلوقات میں افضل واعلیٰ بہتر وبرتر ہیں۔

(52) وَكُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا
فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُّوْرِهٖ بِهِمٖ

اور جتنے معجزات بھی دیگر انبیاء کرام علیہم السلام لائے وہ انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نورانیت ہی سے عطا ہوئے۔

---

(53) فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا
يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آفتابِ فضل وکمال ہیں دیگر انبیاء اس کے ستارے ہیں جو (آفتاب فضیلت) کے انوار کولوگوں کیلئے اندھیروں میں بکھیر دیتے ہیں۔

---

(54) حَتّٰى اِذَا طَلَعَتْ فِي الْكَوْنِ عَمَّ هُدَا
هَا الْعَالَمِيْنَ وَاَحْيَتْ سَائِرَ الْاُمَمِ

جب یہ آفتاب فضل وکمال صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کائنات میں طلوع ہوا تو اس کی ہدایت کی روشنی تمام عالمین (کائنات) میں پھیل گئی اور اس نے تمام لوگوں کوزندگی سے نوازا۔

(55) اَکْرِمْ بِخَلْقِ نَبِیٍّ زَانَہٗ خُلُقٌ
بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جسمانی ساخت کتنی دلکش ودل آویز ہے جسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن وسیرت میں مزید چار چاند لگا دیئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سراپا حسن ہیں اور خندہ پیشانی اور خندہ روئی سے متصف ہیں۔

---

(56) کَالزَّھْرِ فِیْ تَرَفٍ وَّالْبَدْرِ فِیْ شَرَفٍ
وَّالْبَحْرِ فِیْ کَرَمٍ وَّالدَّھْرِ فِیْ ھِمَمِ

ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی تازگی ولطافت میں کِھلے ہوئے پھول، بلندی وعظمت میں چودھویں کے چاند، سخاوت میں بحر ناپیدا کنار اور ہمت ومردانگی میں تمام زمانے سے بڑھکر ہیں

---

(57) کَاَنَّہٗ وَھُوَ فَرْدٌ فِیْ جَلَالَتِہٖ
فِیْ عَسْکَرٍ حِیْنَ تَلْقَاہُ وَفِیْ حَشَمِ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلالت شان وقدر ومنزلت میں یکتائے زمانہ ہیں اگر تم حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تنہا زیارت کا شرف بھی پاؤ تو بھی تم یہ سمجھو گے کہ ایک بڑے لشکر اور حشم وخدم کے ساتھ تشریف فرما ہیں۔

(58) كَأَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُونُ فِي صَدَفٍ
مِنْ مَعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِنْهُ وَمُبْتَسَمِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گویائی اور تبسم (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک زبان اور ہونٹ مقدس یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان ودندان مبارک) سیپی سے نکلے ہوئے خفیہ موتیوں کی مانند ہیں۔

---

(59) لَا طِيبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ أَعْظُمَهُ
طُوبَى لِمُنْتَشِقٍ مِنْهُ وَمُلْتَثِمِ

کوئی خوشبو اس مبارک مٹی کی برابری نہیں کرسکتی جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مبارک کو چھورہی ہے کسقدر سعادت مند ہے وہ شخص جس نے اس کو سونگھا ہے اور بوسہ دیا ہے۔

چوتھی فصل

میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(60) أَبَانَ مَوْلِدُهُ عَنْ طِيبِ عُنْصُرِهِ
يَا طِيبَ مُبْتَدَإٍ مِنْهُ وَمُخْتَتَمِ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باکرامت نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدسہ کا معطر ومعنبر ہونا ظاہر کردیا۔

(61) يَوْمَ تَفَرَّسَ فِيْهِ الْفُرْسُ اَنَّهُمْ
قَدْ اُنْذِرُوْا بِحُلُوْلِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے دن اہل فارس نے اپنی فراست سے جان لیا کہ انہیں سختی اور عذاب کی آمد سے ڈرایا گیا ہے (یعنی اب ان کے بُرے دن آگے ہیں)۔

---

(62) وَبَاتَ اِيْوَانُ كِسْرٰى وَهْوَ مُنْصَدِعٌ
كَشَمْلِ اَصْحَابِ كِسْرٰى غَيْرَ مُلْتَئِمِ

(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت سے) کسریٰ کا محل پاش پاش ہوگیا اور پھر درست نہ ہو سکا جس طرح کسریٰ کا لشکر منتشر ہونے کے بعد پھر منظم نہ ہوا۔

---

(63) وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْاَنْفَاسِ مِنْ اَسَفٍ
عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَدَمِ

آتش پرستوں کا آتش کدہ غم وافسوس کے باعث آہِ سرد لیکر بجھ گیا اور حیرت کے سبب نہر کا پانی اپنا راستہ بھول گیا۔

(64) وَسَاءَ سَاوَةَ اَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا
وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِيْنَ ظَمِ

اور بحرہ ساوہ خشک ہونے پر اہل ساوہ کو شدید صدمہ پہنچا اور اس کے گھاٹ پر جانے والے پیاسے ناکام (پیاسے ہی) واپس آئے۔

---

(65) كَاَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَآءِ مِنْ بَلَلٍ
حُزْنًا وَّبِالْمَآءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمِ

گویا شدت غم کی وجہ سے آگ میں پانی کی تری (خاصیت ٹھنڈک) پیدا ہوگئی (آگ ٹھنڈی ہوگئی) اور پانی میں آگ کی گرمی آگئی (اور ندی نالے خشک ہوگئے)

---

(66) وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْاَنْوَارُ سَاطِعَةٌ
وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَعْنًى وَّمِنْ كَلِمِ

اور جنات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ونبوت کی گواہی دے رہے تھے اور انوار نبوت روشنی پھیلا رہے ہیں اور حق ظاہر و باطن الفاظ ومعنی (ہر اعتبار سے) ظاہر ہو چکا ہے۔

67 عَمُوْا وَصَمُّوْا فَاِعْلَانُ الْبَشَائِرِ لَمْ
نُسْمَعْ وَبَارِقَةُ الْاِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ

کفار اور مشرکین اندھے اور بہرے ہو گئے تھے کہ انہیں بشارت دینے والوں کا اعلان سنائی دیتا تھا اور نہ انہیں ڈرانے والی بجلیاں نظر آرہی تھیں۔

---

68 مِنْ بَعْدِ مَا اَخْبَرَ الْاَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ
بِاَنَّ دِيْنَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ يَقُمِ

باوجود یہ کہ سب اقوام کے نجومیوں نے انہیں (کفار و مشرکین کو) بتادیا تھا کہ ان کا باطل مذہب اب قائم نہیں رہ سکے گا (تب بھی وہ اندھے بہرے بنے ہوئے تھے)

---

69 وَبَعْدَ مَا عَايَنُوْا فِي الْاُفُقِ مِنْ شُهُبٍ
مُّنْقَضَّةٍ وَّفْقَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ صَنَمِ

باوجود یہ کہ ان لوگوں (کفار و مشرکین) نے ستاروں کو آسمان سے ٹوٹتے ہوئے دیکھ لیا تھا روئے زمین کے بتوں کو پاش پاش ہوتے (زمین پر گرا ہوا) دیکھ چکے تھے (پھر بھی نور ایمان سے محروم رہے اور اندھے بہرے بنے رہے)۔

(70) حَتّٰى غَدَا عَنْ طَرِيْقِ الْوَحْيِ مُنْهَزِمٌ
مِنَ الشَّيَاطِيْنِ يَقْفُوْا اِثْرَ مُنْهَزِمِ

یہاں تک کہ (حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت)، وحی الٰہی کے آسمانی راستوں سے شیاطین (شعلوں کے خوف سے) ایک دوسرے کے پیچھے بھاگ اُٹھے۔

---

(71) كَاَنَّهُمْ هَرَبًا اَبْطَالُ اَبْرَهَةٍ
اَوْ عَسْكَرٌ بِالْحَصٰى مِنْ رَّاحَتَيْهِ رُمِ

وہ اس طرح بھاگ رہے تھے جیسے ابرہہ کے لشکری (ہاتھی سوار میدان سے دم دبا کر) بھاگے تھے۔ یا کفار کے اس لشکر کی طرح جسے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مبارک ہاتھوں سے کنکریاں ماری گئیں تھیں۔

---

(72) نَبْذًا بِهٖ بَعْدَ تَسْبِيْحٍ بِبَطْنِهِمَا
نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ اَحْشَاءِ مُلْتَقِمِ

تسبیح کرتے کنکروں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھوں سے اس طرح پھینکا گیا جس طرح (تسبیح پڑھنے والے) حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے باہر لایا گیا۔

پانچویں فصل

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات مبارکہ

(73) جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً
تَمْشِیْ اِلَیْهِ عَلٰی سَاقٍ بِلَا قَدَمٖ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طلب فرمانے پر درخت (پروانہ وار) قدموں کے بغیر اپنے تنے کے سہارے چل کر سجدہ ریزہ ہوئے۔

---

(74) كَاَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِّمَا كَتَبَتْ
فُرُوْعُهَا مِنْ بَدِیْعِ الْخَطِّ فِی اللَّقَمٖ

گویا اس درخت نے اپنی شاخوں سے راستے میں خوشخط حروف لکھ دیئے ہیں۔

---

(75) مِثْلَ الْغَمَامَةِ اَنّٰی سَارَ سَائِرَةً
تَقِیْهِ حَرَّ وَطِیْسٍ لِّلْهَجِیْرِ حَمِیْ

(درختوں کی یہ فرمانبرداری ایسی ہی ہے) جیسے بادل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوپہر کی تنور جیسی سخت گرمی سے بچانے کیلئے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے جاتے ہمراہ ہوتا۔

(76) اَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ اِنَّ لَهٗ
مِنْ قَلْبِهٖ نِسْبَةً مَبْرُوْرَةَ الْقَسَمِ

میں (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی انگلی کے اشارے پر) دو ٹکڑے ہو جانے والے چاند کی سچی قسم کھاتا ہوں کہ اس چاند کو (کسبِ نور وضیاء) میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب انوار سے خصوصی نسبت حاصل ہے۔

---

(77) وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَّمِنْ كَرَمٍ
وَكُلُّ طَرْفٍ مِّنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمِ

غارِ ثور نے منبع فضائل وکرم، خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احاطہ کیا اور کفار کی ہر آنکھ اس پیکر حسن وکرم کو دیکھنے سے اندھی رہیں۔

---

(78) فَالصِّدْقُ فِي الْغَارِ وَالصِّدِّيْقُ لَمْ يَرِمَا
وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا بِالْغَارِ مِنْ اَرِمِ

پیکر صدق، سراپا صداقت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صدیق (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ) غار میں موجود تھے جبکہ کفار کہہ رہے تھے کہ غار میں کوئی بھی موجود نہیں ہے۔

79 ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوْتَ عَلٰى
خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ

کافروں نے گمان کیا کہ کبوتری نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کائنات کی سب سے افضل ہستی ہیں (کی حفاظت) کیلئے انڈے نہیں دیئے نہ ہی مکڑی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے جالا تنا ہے (بلکہ وہ سمجھے کہ یہ سب معمول کے مطابق ہے)

---

80 وِقَايَةُ اللّٰهِ اَغْنَتْ عَنْ مُّضَاعَفَةٍ
مِّنَ الدُّرُوْعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْاُطُمِ

اللہ تعالیٰ کی حفاظت نے آپ کو دوہری ذرعوں اور بلند وبالا اونچے قلعوں سے مستغنی فرمادیا۔

---

81 مَا سَامَنِي الدَّهْرُ ضَيْمًا وَّاسْتَجَرْتُ بِهٖ
اِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِّنْهُ لَمْ يُضَمِ

دنیا نے جب بھی مجھ پر ظلم ڈھانا چاہا (تکلیف دینی چاہی) تو میں نے آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن رحمت میں پناہ چاہی یوں مجھے ایسی پناہ ملی کہ پھر کوئی مجھ پر ظلم نہ کرسکا۔

(82) وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَدِهٖ
اِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدٰى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلِمٖ

میں نے رحمت کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب بھی دین و دنیا کی عطا مانگی (دست سوال دراز کیا) مجھے آپ کے دستِ سخاوت (وشفاعت) سے من مانی مرادیں حاصل ہوئیں۔

---

(83) لَا تُنْكِرِ الْوَحْيَ مِنْ رُؤْيَاهُ اِنَّ لَهٗ
قَلْبًا اِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنَمٖ

سرکار عالی وقار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خواب اقدس کے وحی ہونے کا انکار نہ کرنا کیونکہ جب سرکار ذی شان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھیں محواستراحت ہوتی ہیں تب بھی قلب مطہر جاگ رہا ہوتا ہے۔

---

(84) فَذَاكَ حِيْنَ بُلُوْغٍ مِّنْ نُّبُوَّتِهٖ
فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيْهِ حَالُ مُحْتَلِمٖ

یہ (خواب میں وحی کا) حال اس وقت سے ہے جب اعلان نبوت فرمانے والے تھے اور اب (جبکہ اعلان نبوت ہو چکا ہے) اس کا (خواب میں وحی کا) انکار کیسے کیا جا سکتا ہے۔

(85) تَبَارَكَ اللّٰہُ مَا وَحْیٌ بِمُکْتَسَبٍ
وَلَا نَبِیٌّ عَلٰی غَیْبٍ بِمُتَّھَمِ

اللہ کی ذات برکت والی ہے، سبحان اللہ! وحی محنت سے حاصل ہونے والی چیز نہیں ہے اور نہ ہی کسی نبی پر غیب کی خبر کے حوالے سے جھوٹ کی تہمت لگائی جا سکتی ہے۔

---

(86) کَمْ اَبْرَأَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُہٗ
وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِّنْ رِّبْقَةِ اللَّمَمِ

بارہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک ہتھیلی نے بیمار کو چھو کر، تندرست کر دیا (بیماری سے شفا دی) اور حاجت مندوں کو گناہوں اور قید جنوں سے رہائی عطا فرمائی۔

---

(87) وَاَحْیَتِ السَّنَةَ الشَّہْبَآءَ دَعْوَتُہٗ
حَتّٰی حَکَتْ غُرَّةً فِی الْاَعْصُرِ الدُّہُمِ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا نے بے آب وگیا قحط زدہ موسم کو سرسبز وشاداب کر دیا یہاں تک کہ اس سرسبز وشاداب سال کو زمانہ بھر میں روشن اور نمایاں سال قرار دیا گیا۔

(88) بِعَارِضٍ جَادَ اَوْ خِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا
سَيْبًا مِّنَ الْيَمِّ اَوْ سَيْلًا مِّنَ الْعَرِمِ

یہ جل تھل ایسے بادل کی وجہ سے ہوا جو کھل کر خوب برسا یہاں تک کہ صحراؤں پر وافر دریا کا گمان ہونے لگا یا ایسے لگا جیسے شدید سیلاب ہے۔

چھٹی فصل

قرآنِ پاک کا شرف وتعریف

(89) دَعْنِیْ وَوَصْفِیْ اٰیَاتٍ لَّهٗ ظَهَرَتْ
ظُهُوْرَ نَارِ الْقِرٰی لَیْلًا عَلٰی عَلَمِ

مجھے حضور کے وہ معجزات بیان کرنے دیجئے جو رات کے وقت پہاڑ پر لگائی گئی آگ کی طرح ظاہر وروشن ہیں۔

---

(90) فَالدُّرُّ يَزْدَادُ حُسْنًا وَّهُوَ مُنْتَظِمٌ
وَلَيْسَ يَنْقُصُ قَدْرًا غَيْرَ مُنْتَظِمِ

اسلیئے کہ موتیوں کی خوبصورتی وسج دھج پروئے جانے پر مزید بڑھ جاتی ہے اگر چہ موتی پروئے ہوئے نہ بھی ہوں تو بھی انکی قدر وقیمت کچھ کم نہیں ہوتی۔

(91) فَمَا تَطَاوَلُ اٰمَالُ الْمَدِیْحِ اِلٰی

مَا فِیْهِ مِنْ کَرَمِ الْاَخْلَاقِ وَالشِّیَمِ

حضور سید کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخلاق جمیلہ اور اوصاف حمیدہ اتنے بلند و بالا ہیں کہ مدح سرائی کرنے والوں کی ہمتیں وہاں تک پہنچ نہیں پاتیں۔

---

(92) اٰیَاتُ حَقٍّ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ

قَدِیْمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوْفِ بِالْقِدَمِ

خدائے رحمان عزوجل کی طرف سے نازل ہونے والی برحق آیات (تلفظ وکتابت ونزول کے اعتبار سے) حادث جبکہ (کلام نفسی ومعنی کے اعتبار سے) قدیم ہے اور ذات قدیم (یعنی اللہ تعالیٰ) کی صفت ہے۔

---

(93) لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَّهِیَ تُخْبِرُنَا

عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَّعَنْ اِرَمِ

قرآنی آیات کسی خاص زمانے سے وابستہ نہیں لیکن یہ ہمیں (ساری خبریں دیتی ہیں جیسے) آخرت کے احوال اور قوم عاد اور قصر ارم کے بارے میں خبریں دیتی ہیں۔

(94) دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ
مِنَ النَّبِيِّيْنَ اِذْ جَآءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

یہ آیات قرآن ہمارے پاس ہمیشہ کیلئے ہیں حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ قرآنی معجزہ تمام انبیاءؑ کے معجزات پر فائق ہے کیونکہ وہ معجزات آئے اور ہمیشہ نہیں رہے۔

---

(95) مُحَكَّمَاتٌ فَمَا يُبْقِيْنَ مِنْ شُبَهٍ
لِذِيْ شِقَاقٍ وَّلَا يَبْغِيْنَ مِنْ حَكَمٍ

یہ آیات اتنی مستحکم، یقینی اور ناقابل تبدیل ہیں کہ ان میں مخالفین کیلئے شبے کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور نہ انکے ہوتے ہوئے کسی اور فیصل (فیصلہ کرنے والے) کی ضرورت ہے۔

---

(96) مَا حُوْرِبَتْ قَطُّ اِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ
اَعْدَى الْاَعَادِيْ اِلَيْهَا مُلْقِيَ السَّلَمِ

جب بھی کسی بدترین سخت دشمن نے ان آیات کا مقابلہ کرنا چاہا تو آخرکار اسے ہتھیار ڈالنے پڑے۔

97 رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوٰى مُعَارِضِهَا
رَدَّ الْغَيُوْرِ يَدَ الْجَانِيْ عَنِ الْحُرَمِ

قرآن کریم کی فضیلت صاحت وبلاغت نے معاندین (اور مقابلہ کرنے والوں) کو ایسے رد کر دیا جسطرح کوئی غیرت مند شخص کسی بدکردار مجرم کو اپنے اہل خانہ سے جھٹک دیتا ہے۔

---

98 لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِيْ مَدَدٍ
وَفَوْقَ جَوْهَرِهٖ فِي الْحُسْنِ وَالْقِيَمِ

قرآنی آیات کے عظیم معانی ومطالب، سمندر کی موجوں کی طرح ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں اور حسن وخوبی اور قیمت میں سمندر کے موتیوں سے بڑھ کر ہیں۔

---

99 فَلَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰى عَجَائِبُهَا
وَلَا تُسَامُ عَلَى الْاِكْثَارِ بِالسَّأَمِ

قرآنی آیات کے عجائبات حد وشمار سے باہر ہیں اور آیات قرآنی کی تلاوت کرنے والا بار بار کی تلاوت سے کبھی نہیں اکتاتا۔

(100) قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيْهَا فَقُلْتُ لَهٗ
لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللّٰهِ فَاعْتَصِمِ

بلکہ ان کی تلاوت سے قاری کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں میں تو کہتا ہوں اے تلاوت کرنے والے! تو اللہ کی رسی پکڑنے میں کامیاب ہو گیا ہے اب اسے مضبوطی سے تھامے رکھو۔

---

(101) اِنْ تَتْلُهَا خِيْفَةً مِّنْ حَرِّ نَارِ لَظٰى
اَطْفَأْتَ حَرَّ لَظٰى مِنْ وِّرْدِهَا الشَّبِمِ

(اے تلاوت کرنے والے!) اگر جہنم کی آگ کی تپش کے ڈر سے آیات قرآنی کی تلاوت کرو گے تو (قرآنی آیات کے) اس ٹھنڈے چشمے سے جہنم کی اس آگ کو ٹھنڈا کر دو گے۔

---

(102) كَاَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوْهُ بِهٖ
مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَآءُوْهُ كَالْحُمَمِ

یہ آیات قرآنی گویا حوض کوثر ہیں جہاں گنہگاروں کے کوئلے کی طرح سیاہ چہرے، چاند جیسے روشن ہو جاتے ہیں۔

(103) وَكَالصِّرَاطِ وَكَالْمِيزَانِ مَعْدِلَةً
فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

قرآنی آیات، عدل قائم کرنے میں پل صراط اور میزان (ترازو) کی مانند ہیں اور ان کے بغیر لوگوں میں عدل وانصاف قائم نہیں کیا جا سکتا۔

---

(104) لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُودٍ رَاحَ يُنْكِرُهَا
تَجَاهُلًا وَهُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

تم حاسدوں کے قرآن کے انکار پر تعجب نہ کرو کیونکہ یہ جان بوجھ کر، سب کچھ سمجھتے ہوئے، جہالت کا مظاہرہ کر کے انکار کر رہے ہیں۔

---

(105) قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَمَدٍ
وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمِ

کیونکہ (بعض اوقات) آنکھ اپنے درد و بیماری کی وجہ سے سورج کی روشنی کا انکار کر دیتی ہے اور بیمار آدمی کی زبان اسکی بیماری کی وجہ سے مزیدار اور لذیذ کھانے کو بدمزہ محسوس کرتی ہے۔

ساتویں فصل

سرکار ﷺ کی معراج

(106) يَا خَيْرَ مَنْ يَمَّمَ الْعَافُوْنَ سَاحَتَهٗ
سَعْيًا وَّفَوْقَ مُتُوْنِ الْاَيْنُقِ الرُّسُمِ

اے بہترین ذات جس کی بارگاہ میں حاجت مند لوگ پیدل اور طاقتور اونٹوں پر سوار ہو کر چلے آتے ہیں۔

---

(107) وَمَنْ هُوَ الْاٰيَةُ الْكُبْرٰى لِمُعْتَبِرٍ
وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمٰى لِمُغْتَنِمِ

اے وہ پاکیزہ ذات جو عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے سب سے بڑی نشانی ہے اور غنیمت سمجھنے والوں کے لئے سب سے عظیم نعمت ہیں۔

---

(108) سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَيْلًا اِلٰى حَرَمٍ
كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِيْ دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ

آپ راتوں رات حرم مکہ سے مسجد اقصیٰ تشریف لے گئے جیسے چودہویں رات کا روشن چاند رات کے اندھیروں میں سیر کرتا ہے۔

(109) وَبِتَّ تَرْقٰى اِلٰى اَنْ نِلْتَ مَنْزِلَةً
مِنْ قَابَ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

آپ راتوں رات ترقی کرتے ہوئے قاب قوسین کے اس عظیم الشان مقام پر پہنچ گئے جہاں نہ کوئی پہنچا اور نہ ہی اس کی تمنا کی جا سکتی ہے۔

---

(110) وَقَدَّمَتْكَ جَمِيْعُ الْاَنْبِيَاءِ بِهَا
وَالرُّسْلِ تَقْدِيْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰى خَدَمِ

تمام انبیاء نے مسجد اقصٰی میں آپ کو امامت کے لئے آگے کیا جیسے خادم اپنے آقا کو آگے کرتے ہیں۔

---

(111) وَاَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ
فِيْ مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

اور آپ نے فرشتوں کے ساتھ ساتوں آسمانوں کو طے کیا جس میں آپ ان کے سردار تھے۔

(112) حَتّٰی اِذَا لَمْ تَدَعْ شَأْوًا لِّمُسْتَبِقٍ
مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًى لِّمُسْتَنِمٖ

آپ اتنی بلندی پر تشریف لے گئے کہ کسی آگے بڑھنے والے کے لئے کوئی بلند مقام نہ چھوڑا جس کے وہ قریب بھی جا سکے۔

---

(113) خَفَضْتَ کُلَّ مَقَامٍ بِالْاِضَافَةِ اِذْ
نُوْدِیْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمٖ

آپ نے اپنے علاوہ ہر ایک کے اعتبار سے تمام مقامات کو پیچھے چھوڑ دیا اور آپ کو یکتا و منفرد ہستی کی طرح بلندی کی طرف بلایا گیا۔

---

(114) کَیْمَا تَفُوْزَ بِوَصْلٍ اَیِّ مُسْتَتِرٍ
عَنِ الْعُیُوْنِ وَسِرٍّ اَیِّ مُکْتَتِمٖ

آپ کو بلند مقام پر اس لئے بلایا تا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کریں جو لوگوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہے اور آپ اس راز کو حاصل کرلیں جو کوئی نہیں جانتا۔

(115) فَحُزْتَ كُلَّ فِخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرَكٍ
وَجُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحَمِ

یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے تمام خوبیوں کو جمع کرلیا ان میں کوئی آپ کا شریک نہیں اور بغیر کسی رکاوٹ کے ہر مقام سے گزر گئے۔

---

(116) وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيتَ مِنْ رُتَبٍ
وَعَزَّ اِدْرَاكُ مَا اُولِيتَ مِنْ نِعَمِ

جو مرتبے آپ کو عطا کیے گئے ان کی مقدار (شان) بہت بڑی ہے اور جو نعمتیں آپ کو عطا کی گئیں انہیں مکمل طور پر جاننا بہت مشکل ہے۔

---

(117) بُشْرٰی لَنَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا
مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْنًا غَيْرَ مُنْهَدِمِ

اے مسلمانوں کی جماعت! ہم مسلمانوں کے لئے یہ عظیم خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہمیں رحمت کا ایسا ستون مل گیا جو کبھی گرنے والا نہیں۔

(118) لَمَّا دَعَى اللّٰهُ دَاعِيْنَا لِطَاعَتِهٖ

بِاَكْرَمِ الرُّسُلِ كُنَّا اَكْرَمَ الْاُمَمِ

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف بلانے والے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اللہ تعالیٰ نے معزز ترین رسول کے عنوان سے بلایا تو ان کے صدقے ہمیں بہترین امت بنا دیا۔

آٹھویں فصل

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جہاد

(119) رَاعَتْ قُلُوْبَ الْعِدٰی اَنْبَآءُ بِعْثَتِهٖ

كَنَبْاَةٍ اَجْفَلَتْ غُفْلًا مِّنَ الْغَنَمِ

آپ کی تشریف آوری کی خبروں نے دشمنوں کے دل اس طرح خوف زدہ کر دیئے جیسے شیر کی ڈھار سے غافل بکریوں کے ریوڑ ادھر ادھر بکھر جاتے ہیں۔

---

(120) مَا زَالَ يَلْقَاهُمْ فِيْ كُلِّ مُعْتَرَكٍ

حَتّٰى حَكَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلٰى وَضَمِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر معرکے میں ان سے (کفار سے) جہاد فرماتے رہے حتی کہ دشمنوں کی لاشوں کو قصائی کے تختے پر پڑے ہوئے بے جان گوشت کی طرح کر دیا۔

(121) وَدُّوا الْفِرَارَ فَكَادُوْا يَغْبِطُوْنَ بِهٖ
اَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمٖ

کفار اس جنگ میں بھاگ جانے کی خواہش رکھتے تھے اور وہ تمنا کرتے تھے کہ کاش وہ عقابوں اور گدھوں کی خوراک بن جاتے۔

---

(122) تَمْضِی اللَّیَالِیْ وَلَا یَدْرُوْنَ عِدَّتَهَا
مَا لَمْ تَكُنْ مِّنْ لَّیَالِی الْاَشْهُرِ الْحُرُمٖ

راتیں مسلسل گزرتی رہیں اور کافروں کو ان کی گنتی کا علم نہ ہوتا تھا حتی کہ حرمت والے مہینوں کی راتیں آجاتیں (تو انہیں کچھ ہوش آتا)

---

(123) كَاَنَّمَا الدِّیْنُ ضَیْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ
بِكُلِّ قَرْمٍ اِلٰی لَحْمِ الْعِدٰی قَرِمٖ

گویا یہ مبارک دین ان کے (کفار کے) گھروں میں مہمان کی طرح آیا اور اپنے ساتھ ان (جنگجو بہادروں) سرداروں کو لایا جو (اسلام کے) دشمنوں کے گوشت چبانا چاہتے ہیں۔

(124) يَجُرُّ بَحرُ خَمِيسٍ فَوقَ سَابِحَةٍ
يَرمِي بِمَوجٍ مِّنَ الاَبطَالِ مُلتَطِمِ

یہ دین مبین ان کفار پر، طوفانی دریا جیسے لشکروں کو گھوڑوں کی پشت پر سوار کر کے لایا ہے جس کے جوان لہروں کی طرح تیر اندازی اور نیزہ بازی کے ساتھ دشمنوں سے ٹکرا رہے ہیں۔

---

(125) مِن کُلِّ مُنتَدِبٍ لِّلّٰہِ مُحتَسِبٍ
یَسطُو بِمُستَاصِلٍ لِّلکُفرِ مُصطَلِمِ

اس لشکر کا ہر سپاہی اللہ تعالیٰ کا اطاعت گزار اور ثواب کا امیدوار تھا جو کفر کو جڑوں سے اکھیڑ دینے والوں ہتھیاروں سے حملہ کرتا تھا۔

---

(126) حَتّٰی غَدَت مِلَّۃُ الاِسلَامِ وَھِیَ بِھِم
مِّن بَعدِ غُربَتِھَا مَوصُولَۃَ الرَّحِمِ

وہ مجاہدین لڑتے رہے حتی کہ ملت اسلامیہ غریب الوطن ہونے کے بعد ان مجاہدین کی بدولت اپنوں سے مل گئی (اب گویا بہت بڑی برادری اور عزیز واقارب والی ہوگئی)

(127) مَكْفُولَةً اَبَدًا مِّنْهُمْ بِخَيْرِ اَبٍ
وَخَيْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَيْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ

اس ملت اسلامیہ کے دائمی کفیل حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور ذمہ دار و ضامن، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لہٰذا یہ ملت اسلامیہ یتیم و بے سہارا نہیں ہے۔

---

(128) هُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مُّصَادِمَهُمْ
مَاذَا رَاٰوْ مِنْهُمْ فِىْ كُلِّ مُصْطَدَمِ

وہ مجاہدین جنگ میں پہاڑوں کی طرح ثابت قدم ہیں۔ان کی جنگوں کا حال ان پہاڑوں سے پوچھو کہ انہوں نے صحابہ کو جنگ میں کیسا دیکھا۔

---

(129) وَسَلْ حُنَيْنًا وَّسَلْ بَدْرًا وَّسَلْ اُحُدًا
فُصُوْلُ حَتْفٍ لَّهُمْ اَدْهٰى مِنَ الْوَخَمِ

اوران کی بہادری کا حال حنین، بدر اور احد سے پوچھو کہ یہ مجاہدین ان کے لئے عام وباؤں سے زیادہ موت کا موسم تھے۔

(130) اَلْمُصْدِرِي الْبِيضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ
مِنَ الْعِدٰى كُلَّ مُسْوَدٍّ مِّنَ اللِّمَمِ

مسلمان مجاہدوں کی سفید تلواریں کافروں کے لمبے سیاہ بالوں میں جا کر خون پی کر سرخ ہو کر نکلتیں۔

---

(131) وَالْكَاتِبِيْنَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَكَتْ
اَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمِ

مقامِ خط کے بنے ہوئے گندمی رنگ کے نیزوں کے ساتھ مجاہدوں نے کافروں کے جسم پر کوئی حرف ایسا نہ چھوڑا جس پر نقطے نہ بنائے ہوں یعنی ہر عضو کو زخمی کر دیا۔

---

(132) شَاكِي السِّلَاحِ لَهُمْ سِيْمَا تُمَيِّزُهُمْ
وَالْوَرْدُ يَمْتَازُ بِالسِّيْمَا مِنَ السَّلَمِ

صحابہ کرام ہتھیاروں سے اس طرح سجتے تھے کہ کافروں سے بالکل ممتاز ہوتے جیسے گلاب کا پھول کانٹے دار درختوں میں ممتاز ہوتا ہے۔

(133) تُهْدِی اِلَیْكَ رِیَاحُ النَّصْرِ نَشْرَهُمُ
فَتَحْسَبُ الزَّهْرَ فِی الْاَکْمَامِ کُلَّ کَمِ

اللہ کی امداد کی ہوائیں تمہارے پاس ان کی خوشبو لاتی ہیں تم ہر زرہ پوش کو ایسے سمجھتے ہو جیسے گلاب کا پھول اپنے شگوفہ میں۔

---

(134) کَاَنَّهُمْ فِیْ ظُهُوْرِ الْخَیْلِ نَبْتُ رُبًا
مِنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ الْحُزُمِ

یہ مجاہدین گھوڑوں کی پشتوں پر اس طرح جم کر بیٹھے ہوئے ہیں جیسے ٹیلوں پر سبزہ اور یہ (جم کر بیٹھنا) ان کی بہترین مہارت کی وجہ سے ہے نہ کہ گھوڑوں کی پیٹیاں کسی ہونے کی وجہ سے۔

---

(135) طَارَتْ قُلُوْبُ الْعِدٰی مِنْ بَاْسِهِمْ فَرَقًا
فَمَا تُفَرِّقُ بَیْنَ الْبَهْمِ وَالْبُهَمِ

دشمنوں کے دل ان کے خوف کی وجہ سے اڑتے تھے حتی کہ خوف کی وجہ سے بکری کے بچے اور بہادر سوار میں تمیز کرنا ان کے لئے دشوار ہو گیا۔

(136) وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ نُصْرَتُہٗ

اِنْ تَلْقَہُ الْاُسْدُ فِیْ اٰجَامِھَا تَجِمِ

اور جس شخص کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد حاصل ہو جائے اگر اسے جنگل کا شیر بھی مل جائے تو وہ شیر بھی (اس شخص کی دہشت سے) گھبرا جائے۔

---

(137) وَلَنْ تَرٰی مِنْ وَّلِیٍّ غَیْرِ مُنْتَصِرٍ

بِہٖ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَیْرِ مُنْقَصِمِ

اور تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی دوست (غلام) کو بے یار و مددگار نہیں پاؤ گے جبکہ آپ کے ہر دشمن کو شکست خوردہ پاؤ گے۔

---

(138) اَحَلَّ اُمَّتَہٗ فِیْ حِرْزِ مِلَّتِہٖ

کَاللَّیْثِ حَلَّ مَعَ الْاَشْبَالِ فِیْ اَجَمِ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ملت کے قلعے میں پناہ دی جیسے شیر اپنے بچوں کو جنگل میں پناہ دیتا ہے۔

(139) كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ مِنْ جَدِلٍ
فِيْهِ وَكَمْ خَصَمَ الْبُرْهَانُ مِنْ خَصِمِ

قرآن پاک نے کئی مرتبہ جھگڑالوؤں سے مقابلہ کیا اور کتنی ہی مرتبہ دشمنوں پر قرآن کے معجزات غالب آئے۔

---

(140) كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْأُمِّيِّ مُعْجِزَةً
فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّأْدِيْبِ فِي الْيُتُمِ

تمہارے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی معجزہ کافی ہے کہ جاہلیت کے زمانے میں بغیر استاد کے سب سے بڑے کامل ترین عالم تھے اور والد کی عدم موجودگی کے باوجود انتہائی مودب تھے۔

نویں فصل

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ

(141) خَدَمْتُهُ بِمَدِيْحٍ أَسْتَقِيْلُ بِهٖ
ذُنُوْبَ عُمْرٍ مَضٰى فِي الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت گوئی اور مدح سرائی کر کے عمر بھر کے ان گناہوں کی معافی کا خواستگار ہوں جو (دنیوی) شعر وشاعری اور اہل دنیا کی خدمت میں ضائع ہوئی۔

(142) إِذْ قَلَّدَانِي مَا تُخْشَىٰ عَوَاقِبُهُ
كَأَنَّنِي بِهِمَا هَدْيٌ مِّنَ النَّعَمِ

اس شاعری اور اہل دنیا کی خدمت نے میرے گلے میں طوق ڈال دیا ہے جس کے بُرے انجام سے میں خوفزدہ ہوں گویا کہ ان دونوں کاموں کی وجہ سے قربانی کا بکرا بنا رہا۔

---

(143) أَطَعْتُ غَيَّ الصِّبَا فِي الْحَالَتَيْنِ وَمَا
حَصَلْتُ إِلَّا عَلَى الْآثَامِ وَالنَّدَمِ

میں ان دونوں حالتوں میں، لڑکپن و جوانی کی گمراہی کی شکار رہا اور میں نے گناہوں اور ندامت و شرمندگی کے علاوہ کچھ حاصل نہیں کیا۔

---

(144) فَيَا خَسَارَةَ نَفْسٍ فِي تِجَارَتِهَا
لَمْ تَشْتَرِ الدِّينَ بِالدُّنْيَا وَلَمْ تَسُمِ

ہائے افسوس! میرے نفس نے اس تجارت میں بُری طرح نقصان اٹھایا اور اس نے دنیا کے بجائے دین حاصل کر کے نفع نہ اٹھایا اور نہ ہی اس کی کوشش کی۔

(145) وَمَنْ يَبِعْ اٰجِلًا مِنْهُ بِعَاجِلِهٖ
يَبِنْ لَهُ الْغَبْنُ فِيْ بَيْعٍ وَّفِيْ سَلَمٖ

اپنی آخرت کو دنیا کے بدلے بیچنے والے کا نقصان ظاہر ہو کر رہے گا خواہ مال نقد ہو یا ادھار۔

---

(146) اِنْ اٰتِ ذَنْبًا فَمَا عَهْدِيْ بِمُنْتَقِضٍ
مِّنَ النَّبِيِّ وَلَا حَبْلِيْ بِمُنْصَرِمٖ

اگرچہ میں گنہ گار ہوں مگر حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا رشتہ ایمان نہیں ٹوٹ سکتا اور نہ ہی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کرم سے جدا ہو سکتا ہوں۔

---

(147) فَاِنَّ لِيْ ذِمَّةً مِّنْهُ بِتَسْمِيَتِيْ
مُحَمَّدًا وَّهُوَ اَوْفَى الْخَلْقِ بِالذِّمَمٖ

چونکہ میرا نام بھی محمد ہے اس لئے نبی صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم وعدے کے مطابق میرے کفیل ہیں اور آپ تمام مخلوق سے بڑھ کر اپنی ذمہ داری نباہنے والے ہیں۔

148 اِنْ لَمْ یَکُنْ فِیْ مَعَادِیْ اٰخِذًا بِیَدِیْ
فَضْلًا وَّاِلَّا فَقُلْ یَا زَلَّۃَ الْقَدَمِ

اگر حضور مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے فضل واحسان سے آخرت میں میری دستگیری نہ فرمائیں (میرا ہاتھ نہ تھامیں) تو کہنا کہ ہائے قدم کی لغزش (ہائے خرابی قسمت)۔

---

149 حَاشَاہُ اَنْ یُّحْرِمَ الرَّاجِیْ مَکَارِمَہٗ
اَوْ یَرْجِعَ الْجَارُ مِنْہُ غَیْرَ مُحْتَرَمِ

ناممکن ہے کہ کوئی سوالی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عنایات سے محروم رہے یا کوئی امیدوار کرم آپ کے دامن کرم میں پناہ لینے سے محروم رہے۔

---

150 وَمُنْذُ اَلْزَمْتُ اَفْکَارِیْ مَدَائِحَہٗ
وَجَدْتُّہٗ لِخَلَاصِیْ خَیْرَ مُلْتَزِمِ

اور جب سے میں نے اپنے افکار وخیالات کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت گوئی اور مدح سرائی میں لگا دیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ تب سے میں نے بہترین جائے پناہ (ذریعے نجات) حاصل کرلیا۔

(151) وَلَنْ يَّفُوْتَ الْغِنٰى مِنْهُ يَدًا تَرِبَتْ

اِنَّ الْحَيَا يُنْبِتُ الْاَزْهَارَ فِي الْاَكَمِ

بارگاہ رسالت سے حاصل ہونے والے دولت ونعمت کسی مفلس محتاج کو محروم نہ رکھے گی بے شک بارش ہوتی ہے تو ٹیلوں، پہاڑ کی چوٹیوں پر بھی پھول اگا دیتی ہیں۔

---

(152) وَلَمْ اُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْيَا الَّتِي اقْتَطَفَتْ

يَدَا زُهَيْرٍ بِمَا اَثْنٰى عَلٰى هَرِمِ

میں آپ کی نعت گوئی ومدح سرائی کے ذریعے دنیاوی (ناپائیدار) دولت حاصل کرنا نہیں چاہتا جس طرح زہیر (عرب شاعر) نے ہرم بن سنان کی تعریف میں صلہ حاصل کی تھی۔

دسویں فصل

مناجات اور حاجات کی گذارشات

(153) يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِيْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ

سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ

اے تمام مخلوق میں معزز ومکرم! مصائب وآلام (قیامت) کے وقت میرے لئے آپ کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں۔

(154) وَلَنْ يَّضِيْقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ جَاهُكَ بِیْ
اِذَا الْكَرِيْمُ تَجَلّٰى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آپ کا جاہ ومرتبہ میرے بارے میں اسوقت ہر گز تنگ نہ ہوگا جب رب کریم اپنی صفت منتقم (انتقام لینے والا) کی شان ظاہر فرمائے گا۔

---

(155) فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آپ کے فضل وکرم ہی سے دنیا وآخرت کا وجود قائم ہے اور لوح وقلم کا علم آپکے دائرہ معلومات (علم) کا ایک حصہ ہیں۔

---

(156) يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِيْ مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ
اِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

اے میری جان! اے نفس! بڑے بڑے گناہوں کی وجہ سے ناامید ومایوس نہ ہو کیونکہ رحمت وبخشش کے طفیل بڑے گناہ بھی چھوٹے گناہ ہو جاتے ہیں۔

157 لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّيْ حِيْنَ يَقْسِمُهَا
تَاْتِيْ عَلٰى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ

ممکن ہے رحمت الٰہی تقسیم کے وقت کثیر گناہوں کے مطابق زیادہ ہی میرے حصہ میں آجائیں۔

---

158 يَارَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِيْ غَيْرَ مُنْعَكِسٍ
لَدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِيْ غَيْرَ مُنْخَرِمِ

اے میرے رب! اپنی بارگاہ میں میری امید کو ناکام نہ فرمانا اور (تیری رحمت کے بارے میں) میرے حسن ظن کی لاج رکھ لینا۔

---

159 وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ اِنَّ لَهٗ
صَبْرًا مَّتٰى تَدْعُهُ الْاَهْوَالُ يَنْهَزِمِ

دنیا و آخرت میں اپنے اس بندے پر خصوصی لطف و کرم فرما کیونکہ مصائب و آلام کے وقت اسکا صبر جواب دے جاتا ہے۔

---

160 وَائْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوةٍ مِّنْكَ دَآئِمَةً
عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَّمُنْسَجِمِ

اپنی رحمت کے موسلا دھار بادلوں کو ہمیشہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر خوب خوب برسا۔

(161) وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ
اَهْلِ التُّقٰى وَالنُّقٰى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

اور یہ باران رحمت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پاک آپکے تمام صحابہ کرام، تابعین، عظام، تمام پرہیزگاروں، پاکبازوں، نیز اہل علم وکرم پر بھی برستی رہیں۔

---

(162) مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِیْحُ صَبًا
وَاَطْرَبَ الْعِیْسَ حَادِی الْعِیْسِ بِالنَّغَمِ

یہ باران رحمت ان نفوس قدسیہ پر اسوقت تک برستی رہے جبتک باد صبا، بان (درخت) کی شاخوں کو مست کرتی رہیں (ہلاتی رہیں) اور شتر بان (اونٹ ہانکنے ولا) اونٹوں کو اپنے نغمات سے مست کرتا رہے۔

---

(163) ثُمَّ الرِّضَاءُ عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ وَّعَنْ عُمَرَ
وَعَنْ عَلِیٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِی الْكَرَمِ

پھر تو حضرات ابوبکر وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کیلئے پروانہ رضا جاری فرما۔ تیری رحمت ورضوان کی بارشیں ان چاروں اصحاب پر برستی رہیں۔

(164) يَارَبِّ بِالْمُصْطَفٰى بَلِّغْ مَقَاصِدَنَا
وَاغْفِرْ لَنَا مَا مَضٰى يَا وَاسِعَ الْكَرَمِ

اے میرے رب! مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے و طفیل ہمارے تمام مقاصد پورے فرما اور اے وسیع کرم والے ہمارے تمام پچھلے گناہوں کو معاف فرما۔

---

(165) فَاغْفِرْ لِنَاشِدِهَا وَاغْفِرْ لِقَارِئِهَا
سَأَلْتُكَ الْخَيْرَ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ

اے رب کریم! اس قصیدے کے نظم کرنے والے، پڑھنے والے (اور اسے سننے والے کو بخش دے) اور اے جود و کرم والے! میں تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں۔

---

(166) يَارَبِّ جَمْعًا طَلَبْنَا مِنْكَ مَغْفِرَةً
وَحُسْنَ خَاتِمَةٍ يَا مُبْدِئَ النِّعَمِ

اے میرے نعمتیں فرمانے والے رب! ہم سب تجھ سے مغفرت اور اچھے خاتمے کا سوال کرتے ہیں۔

---

(167) وَاغْفِرْ إِلٰهِىْ لِكُلِّ الْمُسْلِمِيْنَ بِمَا
يَتْلُوْهُ فِى الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى وَفِى الْحَرَمِ

اے رب کریم! مسجد اقصیٰ اور مسجد الحرام میں پڑھی جانیوالی کتاب قرآن مجید کے صدقے میں تمام مسلمانوں کی مغفرت فرما۔

(168) بِجَاهِ مَنْ بَيْتُهُ فِىْ طِيْبَةٍ حَرَمٌ
وَإِسْمُهُ قَسَمٌ مِّنْ أَعْظَمِ الْقَسَمِ

اس ذات بابرکات کے صدقے و وسیلے سے جنکا گھر مدینہ منورہ میں حرم ہے اور جنکا نام عظیم قسموں میں سے ایک قسم ہے۔

---

(169) وَهٰذِهٖ بُرْدَةُ الْمُخْتَارِ قَدْ خُتِمَتْ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ فِىْ بَدْءٍ وَّفِىْ خَتَمِ

یہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں قصیدہ بردہ ہے جو مکمل کر دیا گیا ہے۔ اور تمام تعریفیں ابتداء اور انتہا میں اللہ تعالیٰ کیلئے ہی ہیں۔

---

(170) أَبْيَاتُهَا قَدْ أَتَتْ سِتِّيْنَ مَعْ مِائَةٍ
فَرِّجْ بِهَا كَرْبَنَا يَا وَاسِعَ الْكَرَمِ

خاص اس قصیدے کے اشعار ایک سو ساٹھ ہیں (باقی کچھ الحاقی، اضافی اشعار ہیں) اے وسیع کرم والے! انکے صدقے طفیل ہمارے دکھ، درد، تکالیف دور فرما۔ آمین

قصیدہ ختم کرکے یہ دُعا پڑھی جائے

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِىْ بِعَيْنِكَ الَّتِىْ لَا تَنَامُ وَاكْفِنِىْ

بِرُكْنِكَ الَّذِىْ لَا يُرَامُ وَارْحَمْنِىْ بِقُدْرَتِكَ

عَلَىَّ فَلَا اَهْلِكُ وَاَنْتَ رَجَائِىْ فَكَمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ

اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَىَّ قَلَّ لَكَ بِهَا شُكْرِىْ

وَكَمْ مِنْ بَلِيَّةٍ اِبْتَلَيْتَنِىْ بِهَا قَلَّ لَكَ

بِهَا صَبْرِىْ فَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِهٖ شُكْرِىْ

فَلَمْ يَحْرِمْنِىْ وَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلِيَّتِهٖ

صَبْرِىْ فَلَمْ يَخْذُلْنِىْ وَيَا مَنْ رَاٰنِىْ عَلٰى

الْخَطَايَا فَلَمْ يَفْضَحْنِيْ يَا ذَا الْمَعْرُوْفِ

الَّذِيْ لَا يَنْقَضِيْ اَبَدًا وَّيَا ذَا النَّعْمَاءِ الَّتِيْ

لَا تُحْصٰى اَبَدًا اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبِكَ اَدْرَءُ فِيْ

نُحُوْرِ الْاَعْدَآءِ وَالْجَبَابِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ

سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ

حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ

فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ آمِيْنَ

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْأَ الدُّنْيَا وَمِلْأَ الْاٰخِرَةِ

وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْأَ الدُّنْيَا وَمِلْأَ الْاٰخِرَةِ وَارْحَمْ

سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا مِلْأَ الدُّنْيَا وَمِلْأَ الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ

يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا جَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ يَا اَمَانَ الْخَائِفِيْنَ

يَا عِمَادَ مَنْ لَّا عِمَادَ لَهٗ يَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ يَا ذُخْرَ مَنْ لَا

ذُخْرَ لَهٗ يَا حِرْزَ الضُّعَفَاءِ يَا كَنْزَ الْفُقَرَآءِ يَا عَظِيْمَ الرَّجَاءِ

يَا مُنْقِذَ الْهَلْكٰى يَا مُنْجِيَ الْغَرْقٰى يَا مُحْسِنُ يَا مُجْمِلُ

يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ يَا مُنِيْرُ اَنْتَ

الَّذِىْ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَضَوْءُ النَّهَارِ وَ

شُعَاعُ الشَّمْسِ وَحَفِيْفُ الشَّجَرِ وَدَوِيُّ الْمَاءِ وَنُوْرُ

الْقَمَرِ يَا اَللّٰهُ اَنْتَ اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَكَ اَسْئَلُكَ

اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلٰى

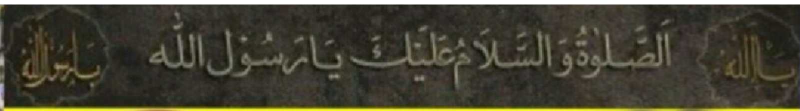
اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ وَاَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ

الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضْلَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ

اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهٗ وَاَفْلِجْ حُجَّتَهٗ وَاَبْلِغْهُ

مَامُوْلَهٗ فِىْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَاُمَّتِهٖ









ايصالِ ثواب

طلب الدعاء





لنفيسه بنت بيلّو

(اللهم اغفرلها و ارحمها)

أطلب منكم جميعا أن الدعاء لنفيسة بنت بيلو ماهي من كانو، نيجيريا
(أخت المسلمة لدينا)

انها حصلت على حرق بشدة في المطبخ ثم توفيت بعد ثلاثة عشر يوما

ولدت في ١٥ يناير ١٩٩٦ (٢٤ شعبان ١٤١٦) وغادرت هذا العالم
على ٢٥ فبراير ٢٠١٣ (١٥ ربيع الآخر ١٤٣٤) في سن السابعة عشرة.

انها تعرضت لحادث في المطبخ بسبب انفجار اسطوانة غاز،
كانت محترقة بشدة، ولكنها نجت لمدة ثلاثة عشر يوما ثم عاد إلى ربها شهيدا

" عن جابر بن عتيك رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال:
الحرق شهيد."
(سنن نسائى#١٨٤٦ سنن أبى داؤد #٣١١١)

ياالله هي أمتُك، نصلي أن الله تغفرلها وارزقها مرافقة سيدنا محمد في الجنه
اللهم اغفر لها و ارحمها

اللهم افسح لها في قبرها ونور لها فيه يارب العالمين
اللهم اجعل قبرها روضة من رياض الجنة
اللهم املأ قبرها بالرضا والنور والفسحة والسرور
اللهم ارزقهانعمة النظر لنوروجهك الكريم و لنور وجه حبيبك المصطفى
اللهم قها عذابك يوم تبعث عبادك
اللهم انزلها منزلا مباركا وانت خير المنزلين
اللهم ادخلها الجنة من غير حساب
اللهم شفِّع فيهانبينا و مصطفاك صلى الله عليه و سلَّم و احشرها تحت لوائِهِ
و اسقِها من يده الشريفة شربة هنيئَة مريئَة لا تظمأ بعدها أبداً
اللهم أظلها في عرشك يوم لا ظل إلا ظلك
اللهم اجعل درجتها فى اعلى عليين
اللهم انك عفو تحب العفو فعفو عنهاتحب العفو فعفو عنها
اللهــم أوصل ثواب ما قرأناه من القرآن العظيم إليها
و ضاعف رحمتك و رضوانك عليها
اللهــم ارحمها تحت الأرض و استرها يوم العرض
اللهم اسكنها الفردوس الاعلي
اللهــم يمِّن كتابها ، و يسِّر حسابها، و ثقِّل بالحسناتِ ميزانها
و ثبِّت على الصراط أقدامها و أسكنها في أعلى الجنات
في جوار نبيِّك و مصطفاك صلى الله عليه و سلم

ابتدائیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

ذات وصفات باری تعالیٰ کی پہچان اور خداوند کریم کی حمد و ثناء جس طرح حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمائی کائنات میں بے مثل و بے نظیر ہے۔ یونہی سرکار والا تبار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف وتوصیف جسطرح بارگاہ الوھیت سے ہوئی اس طرح مخلوق کا آپکی شان کا اظہار ناممکن ومحال ہے۔ شمع رسالت کے پروانے خواہ صحابیت کے درجے پر فائز ہوں یا تابعیت کی خلعت سے سرفراز ہوں یا دور کی غلامی کے شرف سے مشرف "طوبیٰ سبع مرات[1]" کا مصداق ہوں اپنے آقا و مولیٰ کی مدح سرائی کرتے رہے اور بارگاہ رسالت میں نذرانہ نعت پیش کرتے آئے ہیں۔

---

[1] حدیث مبارکہ میں ہے

طُوْبٰی لِمَنْ رَاٰنِیْ وَاٰمَنَ بِیْ طُوْبٰی سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ یَرَنِیْ وَاٰمَنَ بِیْ

(مشکاۃ مع مرقاۃ جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۰)

یعنی جس نے میری زیارت کی اور ایمان لایا اس کے لئے خوشخبری ہے اور جس نے میری زیارت نہیں کی اور ایمان لائے انکے لئے سات خوشخبریاں ہیں۔

نثر میں نعت کہنے والے تو سبھی مسلمان ہیں البتہ منظوم نعت کے حوالے سے نعت گو شعراء کے امام، حضرات صحابہ میں سے حضرت حسانؓ وکعب بن زہیرؓ ہیں جنہوں نے شانِ رسالت منظوم طور پر بیان فرمائی یہ سلسلہ دورِ رسالت سے جاری وساری ہے اور جاری وساری رہیگا ''ان شاء اللہ''

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
ذکر اونچا ہے تیرا بول ہے بالا تیرا

یہ حقیقت ہے کہ اعلیٰ سے اعلیٰ ادیب اور قادر الکلام شعراء جب بارگاہ رسالت میں نعت گوئی ومدح سرائی کیلئے لب کشائی کرتے ہیں اور پھر جب سرکار ذی شان سرورِ کون ومکان کی رفعت وشان اور اپنے کلام کو ملاحظہ کرتے ہیں زبان حال وقال سے پکار اُٹھتے ہیں۔

لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعداز خدا بزرگ توئی قصہ مختصر
کہہ لے گی سب کچھ ان کے ثناء خواں کی خامشی
چپ ہورہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کردیا
خالق کا بندہ، خلق کا آقا کہوں تجھے

بارگاہ رسالت میں پیش کردہ قصائد کی تعداد معلوم کرنا تو انتہائی دشوار ہے

البتہ حضرت حسان سے لیکر امام بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (صاحب قصیدہ بردہ) کے عہد تک ہزار ہا قصائد منصۂ شہود پر آئے جو سرکار نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محاسن ومحامد سے بھرپور ہیں مگر مصر کے اس شہرہ آفاق شاعر، نابغہ روزگار عالم اور دنیائے عشق ومحبت کے نامور وجلیل القدر حدی خواں حضرت العلامہ شرف الدین ابوعبداللہ محمد بن سعید بن حماد بن عبداللہ بوصیری کے قصیدہ مبارکہ (جسکا اصل نام ''الکواکب الدریۃ فی مدح خیر البریۃ'' ہے البتہ اسکا مشہور نام قصیدہ بردہ ہے) کو جس خاص شفقت سے نوازا گیا وہ امام بوصیری ہی کا حصہ ہے۔ اس قصیدہ کو خود سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صاحب قصیدہ امام بوصیری کی زبانی خواب میں سنا، چادر انعام میں عطا فرمائی تمام بدنی اور روحانی بیماریوں سے نجات عطا فرمائی اور پھر سب سے بڑھکر اپنے ثناخوانوں میں منفرد اور ممتاز مقام سے سرفراز فرمایا۔

علما ومشائخ ،صوفیاء واولیاء نے ہر دور میں اسے حرز جان بنایا صالحین امت اس قصیدہ مبارکہ کو پڑھتے پڑھتے بارگاہ نبوی میں درجات حاصل کرتے رہے ہیں۔ اور حقیقت حال یہ ہے اس تاریخی قصیدے نے جہاں عشاق ومحبین کو روحانی غذا سے نوازا وہیں صاحب قصیدہ کو آسمان شہرت کا تابندہ ستارہ بنادیا۔

ناظم القصیدہ علاّمہ شرف الدین محمد بوصیری مصری رحمۃ اللہ علیہ مصر کے ایک قریہ بوصیر کے رئیس اعظم اور علوم عربیہ کے متبحر عالم فصاحت وبلاغت میں ایسے مشہور ومعروف تھے کہ آپ کے زمانے میں اپنی نظیر آپ تھے۔

ابتداء عمر میں آپ اپنی خداداد قابلیت اور تبحرِ علم کی وجہ سے سلاطین اسلامیہ کے مقرب ومحبوب رہے۔

ایک روز آپ دربار سلطانی سے اپنے گھر تشریف لا رہے تھے کہ ایک بزرگ ملے اور انہوں نے علامہ بوصیری سے سوال کیا کہ تم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کبھی خواب میں زیارت کی یا نہیں؟ آپ نے عرض کیا۔ میں آج تک حضور کی زیارت سے مشرف نہیں ہوا پھر علامہ فرماتے ہیں کہ اس جواب کے بعد سے میرے دل میں حضور کا عشق اور محبت کا جذبہ اتنا متلاطم ہوا کہ میں اپنے دل میں اس محبت کے سوا اور کچھ محسوس نہ کرتا تھا۔

اللہ تعالیٰ کی فضل وکرم اور سرکار ذی شان کی خصوصی عنایت کے طفیل اُسی شب مجھے جمال جہاں آراء محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ اور میں نے حضور کو جماعت صحابہ کے ساتھ اس شان سے دیکھا جیسے چاند ستاروں میں۔ جب آنکھ کھلی تو میں نے اپنے دل کو اُس ہستی مقدس کی محبت سے بھرپور اور زیارت بابرکت کے سرور سے محظوظ ومسرور پایا۔ اس کے بعد ایک ساعت کیلئے اُس نور مجسم کی محبت مجھ سے علیٰحدہ نہ ہوئی اور محبت وسرور کے عالم میں میں نے چند قصیدے لکھے (چنانچہ قصیدہ مضریہ اور ہمزیہ اسی زمانے کے لکھے ہوئے ہیں)۔

اُس کے بعد ایک روز اچانک مجھے فالج پڑا۔ اور میرا نصف حِصہ بے حس ہوگیا اس مصیبت کی حالت میں میرے ضمیر نے مشورہ دیا کہ ایک قصیدہ حضور کی مدحت میں لکھوں اور اُس کے ذریعہ اُس باب الشفاء سے اپنے لئے شفا طلب کروں چنانچہ اُسی حالت میں میں نے اس قصیدہ مبارکہ کو لکھا۔

فارغ ہونیکے بعد جب سویا تو خواب میں اُس سید کونین صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی زیارت سے مشرف ہوااور اسی خواب کے عالم میں میں نے یہ قصیدہ حضور کے سامنے پڑھا بعد اختتام قصیدہ میں نے دیکھا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے اعضاء حقیرہ پر اپنے دستِ نوری کو پھیر رہے ہیں۔ جب آنکھ کھلی تو میں نے اپنے آپ کو بالکل صحتیاب پایا اس خوشی اور فرحت ومسرت میں علی الصباح میں اپنے گھر سے نکلا تو راستہ میں شیخ ابوالرجاء الصدیق ملے جو اپنے وقت کے قطب الاقطاب تھے اور مجھے فرمانے لگے اے امام وہ قصیدہ سناؤ جو حضور کی مدحت میں تم نے تالیف کیا ہے چونکہ اس قصیدہ شریف کا علم سوا میرے کسی کو نہ تھا میں نے اُن سے عرض کیا۔ حضرت کون سا قصیدہ آپ چاہتے ہیں۔ میں نے حضور کی مدحت میں کئی قصائد لکھے ہیں۔

شیخ ابوالرجاء نے فرمایا وہ قصیدہ سناؤ جس کا مطلع یہ ہے۔

اَمِنْ تَذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِيْ سَلَمٖ
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰى مِنْ مُّقْلَةٍ بِدَمٖ

میں حیرت سے عرض کیا اے ابوالرجاء! یہ قصیدہ آپ نے کہاں سے یاد کیا میں نے یہ قصیدہ سوا اپنی سرکار کے کسی کو اب تک نہیں سُنایا ہے۔ ابوالرجاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اے بوصیری! یہ قصیدہ گذشتہ رات میں نے اُس وقت سُنا جب تم دربار رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کر رہے تھے اور حضور اس قصیدہ کو سُن کر اظہار پسندیدگی کے لئے پھلوں سے بھری ہوئی ڈالی کی طرح ایسے تمایل وتحرک فرما رہے تھے جیسے وہ ڈالی نسیم ریاح کی حرکت سے ہلنے لگتی ہے۔ بوصیری

فرماتے ہیں۔ کہ یہ سن کر میں نے علی الفور وہ قصیدہ اُن کی خدمت میں پیش کیا بس اس کے بعد شہر بھر میں خبر عام ہوگئی۔

ہوتے ہوتے یہ خبر ملک الظاہر کے وزیر بہاؤ الدین تک پہنچی اُنہوں نے قصیدہ شریف کی نقل لی اور عہد کیا کہ اس قصیدہ مبارکہ کو روزانہ برہنہ پا اور برہنہ سر کھڑے ہو کر سنوں گا۔ چنانچہ اس برکت سے اُن کے دین و دنیا کے بہت سے کام پورے ہوئے اور مصیبتیں ختم ہوئیں۔

پھر سعد الدین وزیر موصوف کے فرمان نویس کو آشوب چشم ہوا۔ حتی کہ بصارت جاتے رہنے کا اندیشہ ہوگیا خواب میں کسی نے کہا کہ بہاؤالدین سے بردہ (چادر) لے کر آنکھوں سے لگایئے وہ تشریف لے گئے اور خواب بیان کیا کہ بہاؤالدین نے کہا بردہ تو معلوم نہیں ہاں حضور سید پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک نعت میرے پاس ہے جو شفاء امراض میں خاص اثر رکھتی ہے چنانچہ سعد الدین نے وہ قصیدہ لیا آنکھوں سے لگایا اور پڑھا علی الفور صحت یاب ہوگئے ایسا ہی صاحب عطر الوردہ نے نقل کیا۔ (خلاصہ از طیب الوردہ صفحہ نمبر 22 تا 24)

عربی قصائد کی خصوصیت یہ ہے کہ عام طور پر انکی ابتداء عشقیہ مضامین سے ہوتی ہے اور آہستہ آہستہ بتدریج اصل مضمون کی طرف رجوع ہوتا ہے۔

جسمیں عموماً عاشق اپنے ہجر کی داستان کو بیان کرتا ہے اور اس دوران محبوب کے تصور میں اسکی ہستی اور بارگاہ کی دلی وجذباتی کیفیات کا اظہار کرتا ہے۔ کہ میرا معشوق اسی مقام پر رہتا تھا وہ یہاں کی گلی کوچوں میں چلتا پھرتا اپنا بچپن اور جوانی یہیں گزاری تھی۔ وہاں کا ذرہ ذرہ اس کے سامنے ایک حسین

منظر پیش کرتا ہے وہاں کی خاک اس کیلئے سرمہ بینائی کا کام دیتی ہے۔
وہ اسی کشمکش میں آہیں بھرتا اور گریہ وزاری کرتا ہے اور اپنے حسین مرض کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اس کی اس کیفیت کو دیکھ کر اس کے دوست احباب سمجھ جاتے ہیں کہ یہ مریض عشق ہے اور وہ ہر طرح اس کو سمجھاتے اور دلاسا دیتے ہیں جس کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا آخر میں وہ ان سب نصیحتوں کی بجائے ان سے التجا کرتا ہے کہ وہ بہ عجز واحترام اس کا سلام شوق اور اس کی بے بسی اور درددل کا حال محبوب تک پہنچادیں۔
صاحب قصیدہ علیہ الرحمۃ نے بھی اپنے محبوب کا اور محبت کا اظہار کئے بغیر اپنے عالم خیال اور دیوانگی میں ''مدینہ منورہ'' کے اطراف واکناف کی پہاڑیوں اور کھنڈروں کوہ اضم اور موضع ذی سلم میں گھومتے رہتے ہیں۔ اندھیری رات میں بجلی کی چمک کے سہارے ان کو دیار حبیب ﷺ کے آثار نظر آجاتے ہیں اور وہ بے تاب ہو جاتے ہیں۔ اب وہ اپنے محبوب کی یاد میں جو دونوں جہاں کے محبوب ہیں اپنے آپ کو نہایت حقیر سمجھ کر اپنے نفس کا جائزہ لیتے ہیں اور اس کو تزکیہ نفس اور آخرت کیلئے کار خیر اور عبادت الٰہی کی دعوت دیتے ہیں تا کہ سردار دو عالم ﷺ کی سچی محبت میں مزید آگے بڑھنے کا حوصلہ پیدا کرے اس لئے کہ ان کو اس پاک نبی علیہ السلام کی ریاضت اور عبادت کا خیال آجاتا ہے اور فرماتے ہیں کہ میں نے اس ذات اقدس کا جن کی محبت کا دم بھرتا ہوں انکی سنتوں میں سستی کر کے بڑا ظلم کیا ہے۔ جو تمام رات یاد الٰہی میں مشغول رہتے حتیٰ کہ پائے مبارک ورم کر جاتے اور فاقوں کے سبب سردار دو جہاں اپنے شکم مبارک پر پتھر باندھ لیتے:

جبکہ آپکی شان تو اس قدر ارفع و اعلیٰ ہے اور آپکے اختیارات اس قدر وسیع ہیں کہ بحکم خدا پہاڑ سونے کے بن کر آپ کے پاس حاضر ہوئے کہ آپ ﷺ کو اپنی طرف متوجہ کریں۔ لیکن آپ نے ان کی طرف کوئی توجہ نہیں فرمائی۔ اب یہاں سے کیف عشق احمدی ﷺ میں ڈوب کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شمائل اور اخلاق حمیدہ کے سچے موتی پرونے لگتے ہیں اور پھر میلاد مبارک ومعراج شریف اور معجزات نبویہ کا ذکر نہایت خوبصورتی اور فصاحت سے بیان فرماتے ہیں خصوصاً قرآن کریم جو بجائے خود ایک عالی شان معجزہ ہے اس کی تعریف وتوصیف کے بعد غزوات وجہاد اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ایثار، وفا، اور بہادری کے بیان کے بعد طلب مغفرت اور نہایت موثر مناجات اور درود وسلام پر قصیدہ کو ختم فرماتے ہیں۔

اس قصیدۂ مبارکہ کا اصل نام

''الکواکب الدریۃ فی مدح خیر البریۃ''

لیکن اس کا مشہور نام ''بُردَہ'' ہے۔ اس نام کی وجہ یہ ہے کہ اس قصیدے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعتیں اور صفات بیان کی گئی ہیں ان صفات کو ''بُردَہ'' (چادر) قرار دیا گیا ہے، کیونکہ صفات نے چادر کی طرح آپ کے جسم اقدس کا احاطہ کیا ہوا ہے گویا یہ قصیدہ وہ لباس ہے جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن اطہر پر سجا ہوا ہے۔

بعض علماء نے اس کا نام "بُردیۃ" یاءِ نسبت کے ساتھ بیان کیا ہے، کیونکہ جب علامہ بوصیری نے قصیدہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سنایا تو آپ نے اپنی چادر مبارک انہیں عطا فرمائی اور اس کی برکت سے امام بوصیری تندرست ہو گئے۔ جس طرح حضور جانِ نور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت کعب بن زہیر کو "قصیدہ بانت سُعاد" سنانے پر چادر عطا فرمائی تھی۔

بعض علما نے اس کا نام "بُرءۃ" بتایا ہے، یہ تسمیۃ السبب باسم المسبب کے قبیلے سے ہے "بُرءۃ" کا معنی ہے تندرستی اور شفا، چونکہ اس قصیدے کی برکت کے سبب انہیں شفاء ملی تھی اس لئے اس کا نام ہی "بُرءۃ" رکھ دیا گیا۔

اس قصیدہ مبارکہ کے آداب تلاوت میں علماء فرماتے ہیں کہ اس قصیدہ کے پڑھنے میں چند شروط و آداب کا لحاظ لازمی ہے۔ ورنہ اگر نتیجہ میں فائدہ ظاہر نہ ہو تو قصیدہ کی بے اثری نہ سمجھی جائے بلکہ اپنی غلطی پر اس کو محمول کرے چنانچہ علماء فرماتے ہیں کہ امام غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اس قصیدہ مبارکہ کو ہر رات پڑھا کرتے تا کہ اس کی برکت سے زیارتِ سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حاصل کریں۔ ایک مدّت تک پڑھا۔ مگر زیارت سے مشرف نہ ہوئے تو انہوں نے اپنے شیخ کامل کی خدمت میں عرض کیا کہ اس میں کیا راز ہے آپ نے جواب دیا۔ غزنوی! شاید تم اُس کی شرائط کی رعایت نہیں کرتے علامہ غزنوی نے عرض کیا نہیں حضور میں خاص رعایت اور توجہ سے پڑھتا ہوں۔ تو اُن کے شیخ نے مراقبہ کیا اور فرمایا غزنوی زیارت نہ ہونے کا جو راز ہے وہ معلوم ہو گیا وہ یہ ہے کہ تم وہ دُرود نہیں پڑھتے جو امام بوصیری نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اس قصیدہ کو سناتے ہوئے پڑھا تھا۔ اور وہ دُرود یہ ہے۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِالْخَلْقِ کُلِّھِمِ

اور اس قصیدہ میں اس دُرود کا پڑھنا ہی خاص سر (راز) ہے علماء فرماتے ہیں کہ شرائط قرأت میں اوّل یہ ہے کہ

(۱) باوضو ہو۔

(۲) قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھ کر پڑھیں۔

(۳) تصحیح الفاظ میں خاص کوشش کرے اور زیر زبر کا لحاظ رکھے۔

(۴) جو شعر پڑھے اُس کے معنی کو سمجھتا ہو اس لئے کہ دُعا کے لفظوں کو اگر نہ سمجھتا ہو تو اُس کی تاثیر میں کمی ہو جاتی ہے۔

(۵) ہر شعر کو شعر کی طرح پڑھا جائے نثر کی طرز پر نہ پڑھا جائے۔

(۶) تمام قصیدہ اوّل حفظ ہو۔ پھر معمول بنالے۔

(۷) جو اس کی قراءت کرے اور ورد بنائے وہ پہلے کسی ماذون (اجازت یافتہ) سے اجازت حاصل کرے۔

(۸) قصیدہ کے اوّل اور آخر میں مخصوص وہ دُرود پڑھا جائے جو امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں پڑھا تھا یعنی

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِالْخَلْقِ کُلِّھِمِ

یہ شرائط علامۃ الفہامہ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدہ کے شارح شیخ خرپوتی مفتی مدینہ خرپوت نے اپنی شرح میں نقل فرمائیں۔

اور صاحب الشوارد الفردہ نے سلسلہ سہروردیہ کے قاعدہ کے تحت تلاوت کا طریقہ یوں لکھا ہے کہ مجھ کو اپنے والد ماجد میر سیّد علی بخاری سہروردی علیہ الرحمۃ سے اس کی اجازت ہے۔ تلاوت کا طریقہ یوں لکھا ہے کہ:

(۱) جس دن شروع کرنا ہو۔ حسبِ حیثیت ایک یا چند محتاجوں کو کھانا کھلائیں اور کھانا میٹھا، نمکین دونوں طرح کا ہونا چاہیے۔ اوّل اُس کھانے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے صاحبِ قصیدہ کی فاتحہ ہو۔

(۲) صاف اور خوشبودار لباس پہن کر قصیدہ شروع کیا جائے۔

(۳) جس شعر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ نامی آئے اُس کی تین بار تکرار کی جائے اور درود پڑھا جائے۔

(۴) روزانہ ایک خاص معین وقت پر ورد کیا جائے۔

(۵) آسانی ہو تو ہر ماہ کے آغاز میں مذکور طریقے کے مطابق کھانا کھلایا جائے۔

(۶) قصیدہ شروع کرنے سے پہلے یہ درود شریف پڑھا جائے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ

سرکارِ ذی شان سرورِ کون و مکان ﷺ کے عاشقین صادقین کے صدقے ہمیں حقیقی عشق رسول اللہ ﷺ سے نوازے اور ہم تمام مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت فرمائے۔

سلامتی ایمان و عافیت کے ساتھ مدینہ پاک میں شہادت شرف عطا فرمائے۔

دعوتِ اسلامی اور سیلانی ویلفیئر کو دن دوگنی، رات چوگنی ترقیوں سے سرفراز فرمائے۔

امیرِ اہلسنت، محمد بشیر فاروقی قادری دامت برکاتہم العالیہ اور تمام علماء و مشائخ اہلسنت کا سایہ ہمارے سروں پر دراز فرمائے۔

امین بجاہِ النبی الامین ﷺ

مترجم
محمد نعیم عطاری مدنی
عبید المصطفیٰ
عفی عنہ ربہ الغنی

استخارہ اللہ عزوجل سے خیر طلب کرنا

استخارہ کرنا یا کروانا ایک مشورہ طلب کرنا ہے کہ جس طرح انسان زندگی کے معاملات میں کام شروع کرنے سے قبل معتبر لوگوں سے مشورہ کرتا ہے۔ بس اسی طرح استخارہ بھی ایک مفید مشورہ ہے کہ اس کے اندر انسانوں کے بارے میں ایک مفید مشورہ مل جاتا ہے اور جو کام مشورے سے کیا جائے الحمد اللہ اس کے اندر پچھتاوا نہیں ہوتا۔ کام کے شروع کرنے سے پہلے استخارہ کرنا سنت نبوی ﷺ ہے

حضرت مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مفہوم ہے جو استخارہ کرے ناکام نہیں ہوتا جو مشاورت کرے شرمسار نہیں ہوتا۔ آپ بھی ہر اہم کام سے پہلے استخارہ ضرور کروالیا کریں تاکہ اس کام کے کرنے سے پہلے ایک مفید مشورہ آپ کو مل جائے اور آپ پچھتاوے سے بچ جائیں۔ اور مقصد میں کامیابی حاصل ہو۔ اولیاء اللہ اور بزرگان دین سے کئی ایک استخارے کے طریقے ثابت ہیں جو مستند کتب میں تحریر ہیں چنانچہ انہی طریقوں میں سے ایک طریقہ تسبیح سے استخارہ ہے اس میں قرآنی آیات اور دیگر وظائف پڑھ کر استخارہ کیا جاتا ہے اور حضرت محمد بشیر فاروقی عطاری دامت برکاتہم العالیہ بھی اسی طریقے سے استخارہ فرماتے ہیں۔ اللہ عزوجل کے فضل وکرم سے جلد جواب مل جاتا ہے۔ اور لوگوں کی خیر کے معاملے میں رہنمائی کی جاتی ہے۔ الحمد للہ عزوجل پاکستان کے علاوہ اب دنیا کے تقریباً 100 سے زائد ممالک کے اندر اس استخارے کے ذریعے لوگوں کی رہنمائی اور خدمت کی جارہی ہے اور نہ صرف مسلمان بلکہ غیر مسلم بھی اس سے فیض یاب ہو رہے ہیں الحمد للہ حضرت محمد بشیر فاروقی قادری صاحب کئی سالوں سے اس خدمت میں معروف عمل ہیں۔ حضرت محمد بشیر فاروقی قادری صاحب ملک کی مشہور و معروف دینی درسگاہ دارالعلوم امجدیہ (کراچی) سے فارغ التحصیل ہیں۔ آپ نے شعبان المعظم ۱۴۲۲ھ میں اس ادارے سے عالم کی سند حاصل کی۔ نوٹ:

حضرت محمد بشیر فاروقی قادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ استخارے اور روحانی علاج کے سلسلے میں کسی بھی طرح کی کوئی فیس، ھدیہ یا تحفہ وغیرہ یا ادارے سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ سے کوئی تنخواہ نہیں لیتے۔ بلکہ یہ سب کام امت محمدیہ ﷺ کی خدمت کی خاطر فی سبیل اللہ کرتے ہیں، اور مقصد صرف اللہ اور اس کے محبوب پاک ﷺ کی رضا کا حصول ہے، اور اپنے ذاتی اور گھریلو اخراجات پورے کرنے کیلئے الحمد اللہ ان کا اپنا ذاتی کاروبار ہے جس سے وہ اپنی ضروریات زندگی پوری کرتے ہیں۔ الحمد للہ علی کل حال

SAYLANI WELFARE (INTERNATIONAL) TRUST

Masjid Saylani Street, Main Bhadurabad Chowrangi,Karachi-Pakistan.

Ph: 4130786 (5 Lines) 4939655- 4120882- 3

E-mail: info@saylaniwelfare.com web : www.saylaniwelfare.com

الْقَصِيدَةُ الْمُضَرِيَّة

Qasida Muḍariyya

يَارَبِّ صَلِّ عَلَى الْمُخْتَارِ مِنْ مُضَرِ
وَالأَنْبِيَا وَجَمِيعِ ا الرُّسْلِ مَاذُكِرُوا

O Allah, Send blessings upon the Chosen One al Mukhtar from the tribe of Muḍar and upon the messengers and all the prophets that have been previously mentioned.

وَصَلِّ رَبِّ عَلَى الْهَادِي وَشِيْعَ
وَصَحْبِهِ مَنْ لِطَيِّ الدِّينِ قَدْ نَشَرُوا

And send blessings, O my Lord, upon the Guide and his followers, and upon his companions who spread to maintain the religion.

وَجَاهَدُوا مَعَهُ فِي اللّٰهِ وَاجْتَهَدُوا
وَهَاجَرُوا وَلَهُ آوَوْا وَقَدْ نَصَرُوا

They fought with him, and strove for Allah, migrated and sheltered him and were thus victorious.

وَبَيَّنُوا الْفَرْضَ وَالْمَسْنُونَ وَاعْتَصَبُوا
لِلّهِ وَاعْتَصَمُوا بِاللّهِ فَانْتَصَرُوا

They clarified the obligations (farḍ) and the Sunna, sought refuge in Allah and thus triumphed.

أَزْكَى صَلَاةٍ وَأَنْمَا هَا وَأَشْرَفُهَا
يُعَطِّرُ الْكَوْنَ رَيًّا نَشْرِهَا الْعَطِرِ

May it be the purest, most flourishing and most noble blessing, one that fragrances the universe

مَعْبُوقَةً بِعَبِيقِ الْمِسْكِ زَاكِيَةً
مِنْ طِيْبِهَا أَرَجُ الرِّضْوَانِ يَنْتَشِرُ

Diffusing the pure fragrance of musk and from its fragrance may the scent of pleasure spread

عَدَّ الْحَصَى وَالثَّرَى وَالرَّمْلِ يَتْبَعُهَا

نَجْمُ السَّمَا وَنَبَاتُ الأَرْضِ وَالْمَدَرُ

May it be multiplied by the number of stones, the grains of soil and sand, followed by the stars in the sky, and the vegetation on the earth,

وَعَدَّ وَزْنِ مَثَاقِيلِ الْجِبَالِ كَمَا
يَلِيهِ قَطْرُ جَمِيعِ الْمَاءِ وَالْمَطَرِ

And by the weight of the mountains, followed by the drops of water and rain,

وَعَدَّ مَاحَوَتِ الأَشْجَارُ مِنْ وَرَقٍ
وَكُلِّ حَرْفٍ غَدَا يُتْلَى وَيُسْتَطَرُ

May it be multiplied by the number of leaves that the trees hold, and every letter ever to be uttered, read, and scribed,

وَالْوَحْشِ وَالطَّيْرِ وَالأَسْمَاكِ مَعْ نَعَمٍ
يَلِيهِمُ الْجِنُّ وَالأَمْلاَكُ وَالْبَشَرُ

And (by the number) of beasts, birds, fish and animals, followed by the jinn, the angels and humans

وَالذَّرُّ وَالنَّمْلُ مَعْ جَمْعِ الْحُبُوبِ كَذَا
وَالشَّعْرُ وَالصُّوفُ وَالأَرْيَاشُ وَالْوَبَرُ

And by the number of atoms, ants and all the grains,
and also by the number of hairs, wool, feathers and fur,

وَمَا أَحَاطَ بِهِ الْعِلْمُ الْمُحِيطُ وَمَا
جَرَى بِهِ الْقَلَمُ الْمَأْمُورُ وَالْقَدَرُ

And by the amount of knowledge that Allah encompasses,
and by what the Pen of decree and destiny has written

وَعَدَّ نَعْمَائِكَ اللاَّتِي مَنَنْتَ بِهَا
عَلَى الْخَلاَئِقِ مُذْ كَانُوا وَمُذْ حُشِرُوا

And by the number of all the blessings that Allah has bestowed upon the creation from the time of their creation to the time of their resurrection,

وَعَدَّ مِقْدَارِهِ السَّامِي الَّذِي شَرُفَتْ
بِهِ النَّبِيُّونَ وَالأَمْلاَكُ وَافْتَخَرُوا

And by the magnitude of the Sublime that honoured the prophets and the angels and gave them glory,

وَعَدَّ مَكَانَ فِي الأَكْوَانِ يَاسَنَدِي
وَمَايَكُونُ إِلَى أَنْ تُبْعَثَ الصُّوَر

And by the number of all the things in the universes, O my Helper, and by everything that will be until the horn blows

فِي كُلِّ طَرْفَةِ عَيْنٍ يَطْرِفُونَ بِهَا
أَهْلُ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضِينَ أَوْيَذَرُوا

And with every blinking of the eyes of the people in the heavens and the earth, and in their moments of stillness,

مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضِينَ مَعْ جَبَلٍ
وَالْفَرْشِ وَالْعَرْشِ وَالْكُرْسِي وَمَاحَصَرُوا

And (multiply it) by everything that the heavens and the earth contain including the mountains, and the lands, the Throne, the Footstool and whatever they encompass,

مَا أَعْدَمَ اللّٰهُ مَوْجُودًا وَأَوْجَدَمَعْ
دُومًا صَلَاةً دَوَامًا لَيْسَ تَنْحَصِرُ

And may the blessings be by the number of what Allah has not created and by that which He has created with a continual blessing that does not end

تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّمَعْ جَمْعِ الدُّهُورِ كَمَا
تُحِطْ بِالْحَدِّ لاَ تُبْقِي وَلاَتَذَرُ

May it encompass the number of all things that have passed throughout the ages

لاَغَايَةً وَانْتِهَاءً يَاعَظِيمُ لَهَا
وَلاَ لَهَا أَمَدٌ يُقْضَى فَيُعْتَبَرُ

May it have no end or limitation, O Great One, nor a period that is concluded or contained,

وَعَدَّ أَضْعَافِ مَاقَدْ مَرَّ مِنْ عَدَدٍ
مَعْ ضِعْفِ أَضْعَافِهِ يَامَنْ لَهُ الْقَدَرُ

And double the amount of what has been enumerated, doubled (again) and multiplied, O the One who is most Able,

مَعَ السَّلاَمِ كَمَا قَدْ مَرَّ مِنْ عَدَدٍ
رَبِّ وَضَا عِفْهُمَا وَالْفَضْلُ مُنْتَشِرُ

(and send these blessings) with peace, by the number of all that has been mentioned, my Lord, and multiply it, so that the blessings are spread far and wide.

وَكُلُّ ذَلِكَ مَضْرُوبٌ بِحَقِّكَ فِي
أَنْفَاسِ خَلْقِكَ إِنْ قَلُّوا وَإِنْ كَثُرُوا

And may it all be multiplied by your worth and by the breaths of your creation whether it be much or a little.

يَارَبِّ وَاغْفِرْ لِقَارِيهَا وَسَامِعِهَا
وَالْمُسْلِمِينَ جَمِيعًا أَيْنَمَا حَضَرُوا

O my Lord, forgive all those who recite it, listen to it and all the Muslims wherever they may be,

وَوَالِدِينَا وَأَهْلِينَا وَجِيرَتِنَا
وَكُلُّنَا سَيِّدِى لِلعَفْوِ مُفْتَقِرُ

And (forgive) our parents, our families and our neighbours, and all of us, O my Master, we are in need of your forgiveness.

وَقَدْ أَتَيْتُ ذُنُوبًا لَاعِدَادَ لَهَ

لَكِنْ عَفْوَكَ لايُبْقِي وَلا يَذَرُ

I have come with sins that are innumerable, but your forgiveness does not end or perish.

وَالْهَمُّ عَنْ كُلِّ مَا أَبْغِيهِ أَشْغَلَنِي
وَقَدْ أَتَى خَاضِعًا وَالْقَلْبُ مُنْكَسِرُ

And with grief that occupies me from all that I aspire to, and I come with humility and heartbroken,

أَرْجُوكَ يَارَبِّ فِي الدَّارَيْنِ تَرْحَمُنَا
بِجَاهِ مَنْ فِي يَدَيْهِ سَبَّحَ الْحَجَرُ

I beg You, O Lord, in both Worlds to have mercy on us, by him in whose hands the stones glorified (Allah).

يَارَبِّ أَعْظِمْ لَنَا أَجْرًا وَمَغْفِرَةً
فَإِنَّ جُودَكَ بَحْرٌ لَيْسَ يَنْحَصِرُ

O Lord increase the good (favour upon us) and forgive us, for indeed Your Generosity is an ocean unlimited.

وَاقْضِ دُيُونًا لَهَا الأَخْلاقُ ضَائِقَةً

وَفَرِّجِ الْكَرْبَ عَنَّا أَنْتَ مُقْتَدِرُ

And alleviate the anxieties of a distressing nature,
and relieve us of sorrow, You are most Able,

وَكُنْ لَطِيفًا بِنَا فِي كُلِّ نَازِلَةٍ
لُطْفًا جَمِيلاً بِهِ الأَهْوَالُ تَنْحَسِرُ

And be kind with us in every calamity, with a beautiful
kindness by which distress is no more.

بِالْمُصْطَفَى الْمُجْتَبَى خَيْرِ الأَنَامِ وَمَن
جَلاَلَةٌ نَزَلَتْ فِي مَدْحِهِ السُّوَرُ

By the (honour) of Mustafa, the Chosen one, the best of creation.
In his praise, the chapters of (the Quran) were revealed.

ثُمَّ الصَّلاَةُ عَلَى الْمُخْتَارِ مَا طَلَعَتْ
شَمْسُ النَّهَارِ وَمَا قَدْ شَعْشَعَ الْقَمَرُ

And blessing be upon the Chosen one for as long as the sun rises
and the moon shines,

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ خَلِيفَتِهِ
مَنْ قَامَ مِنْ بَعْدِهِ لِلدِّينِ يَنْتَصِرُ

And may (Your) pleasure be upon Abu Bakr, his khalifa, who maintained the religion after him victoriously,

وَعَنْ أَبِي حَفْصٍ الْفَارُوقِ صَاحِبِهِ
مَنْ قَوْلُهُ الْفَصْلُ فِي أَحْكَامِهِ عُمَرُ

And upon Abu Hafsa, al Farūq, his companion ʿUmar who had the final word by his judgement,

وَجُدْ لِعُثْمَانَ ذِي النُّورَيْنِ مَنْ كَمُلَتْ
لَهُ الْمَحَاسِنُ فِي الدَّارَيْنِ وَالظَّفَرُ

And grant generously to ʿUthman the possessor of two lights, whose good qualities were accomplished with victory in both abodes,

كَذَا عَلِيٌّ مَعَ ابْنَيْهِ وَأُمِّهِمَا
أَهْلُ الْعَبَاءِ كَمَا قَدْ جَاءَنَا الْخَبَرُ

And likewise to ʿAli with his two sons and upon their mother, the people of the mantle as has been related in the Hadith,

كَذَا خَدِيجَتُنَا الْكُبْرَى الَّتِي بَذَلَتْ
أَمْوَالَهَا لِرَسُولِ اللَّهِ يَنْتَصِرُ

And also upon our Sayyida Khadija al-Kubra who spent her wealth for the Messenger of Allah to gain victory

وَالطَّاهِرَاتُ نِسَاءُ الْمُصْطَفَى وَكَذَا
بَنَاتُهُ وَبَنُوهُ كُلَّمَا ذُكِرُوا

And upon the pure wives of Mustafa, and also upon his daughters and sons whenever they are mentioned

سَعْدٌ سَعِيدُ بْنُ عَوْفٍ طَلْحَةٌ وَأَبُو
عُبَيْدَةٍ وَزُبَيْرٌ سَادَةٌ غُرَرُ

And upon S'ad and Sa'id son of Auf, Talhā, Abu 'Ubayda and Zubayr, Masters of the best (of people),

وَحَمْزَةٌ وَكَذَا الْعَبَّاسُ سَيِّدُنَا
وَنَجْلُهُ الْحَبْرُ مَنْ زَالَتْ بِهِ الْغِيَرُ

And upon Ḥamza and our Master 'Abbās, and upon his son, the scholar through him obscurities were no more,

وَالآلُ وَالصَّحْبُ وَالأَتْبَاعُ قَاطِبَةً

مَاجَنَّ لَيْلُ الدَّيَاجِي أَوْبَدَا السَّحَرُ

And upon all the family and the companions and followers. For as long as the dark night covers the day, and dawn appears.

مَعَ الرِّضَا مِنْكَ فِي عَفْوٍ وَعَافِيَةٍ

وَحُسْنِ خَاتِمَةٍ إِنْ يَنْقَضِي الْعُمُرُ

With Your pleasure, pardon and well-being and a good ending, when the term approaches.









ايصالِ ثواب

طلب الدعاء

لنفيسه بنت بيلّو

(اللهم اغفرلها و ارحمها)





أطلب منكم جميعا أن الدعاء لنفيسة بنت بيلو ماهي من كانو، نيجيريا
(أخت المسلمة لدينا)

انها حصلت على حرق بشدة في المطبخ ثم توفيت بعد ثلاثة عشر يوما

ولدت في ١٥ يناير ١٩٩٦ (٢٤ شعبان ١٤١٦) وغادرت هذا العالم
على ٢٥ فبراير ٢٠١٣ (١٥ ربيع الآخر ١٤٣٤) في سن السابعة عشرة.

انها تعرضت لحادث في المطبخ بسبب انفجار اسطوانة غاز،
كانت محترقة بشدة، ولكنها نجت لمدة ثلاثة عشر يوما ثم عاد إلى ربها شهيدا

" عن جابر بن عتيك رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال:
الحرق شهيد."
(سنن نسائى#١٨٤٦ سنن أبى داؤد #٣١١١)

ياالله هي أمتُك، نصلي أن الله تغفرلها وارزقها مرافقة سيدنا محمد في الجنه
اللهم اغفر لها و ارحمها

اللهم افسح لها في قبرها ونور لها فيه يارب العالمين
اللهم اجعل قبرها روضة من رياض الجنة
اللهم املأ قبرها بالرضا والنور والفسحة والسرور
اللهم ارزقهانعمة النظر لنوروجهك الكريم و لنور وجه حبيبك المصطفى
اللهم قها عذابك يوم تبعث عبادك
اللهم انزلها منزلا مباركا وانت خير المنزلين
اللهم ادخلها الجنة من غير حساب
اللهم شفِّع فيهانبينا و مصطفاك صلى الله عليه و سلَّم و احشرها تحت لوائِه
و اسقِها من يده الشريفة شربة هنيئة مريئة لا تظمأ بعدها أبداً
اللهم أظلها في عرشك يوم لا ظل إلا ظلك
اللهم اجعل درجتها فى اعلى عليين
اللهم انك عفو تحب العفو فعفو عنهاتحب العفو فعفو عنها
اللهــم أوصل ثواب ما قرأناه من القرآن العظيم إليها
و ضاعف رحمتك و رضوانك عليها
اللهــم ارحمها تحت الأرض و استرها يوم العرض
اللهم اسكنها الفردوس الاعلي
اللهــم يمِّن كتابها ، و يسِّر حسابها، و ثقِّل بالحسناتِ ميزانها
و ثبِّت على الصراط أقدامها و أسكنها في أعلى الجنات
في جوار نبيِّك و مصطفاك صلى الله عليه و سلم